خَيْرُ كُمْ مَنْ تَعْلَمَ الْقُرْ أنَ وَ عَلَّمَه

تم میں بہترین(شخص) وہ ہے جو قرآن
سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

(حدیث نبویؐ)

تجوید

القرآن کریم

نذیر احمد شیخ

گذارش:

الحمد لله رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین . اما بعد:

اللہ رب العزت کی مدد سے آج اپنے محترم استاذ شیخ کلیم صاحب کی کتاب " علم تجوید القرآن " میں کچھہ اضافہ کرنے کی جسارت کی ہے تاکہ تجوید سیکھنے والے نئے شاگرد بھی اس کو آسانی سے سمجھ سکیں.

اس میں محترم استاد عبدالستار صاحب کی کتاب سے بھی کچھہ کارآمد چیزیں شامل کی گئی ہیں.

میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہ ہو مگر بشری تقاضا ہے کہیں غلطی ہو سکتی ہے. لہذا اگر کسی بھائی یا بہن کو کوئی غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور sms کریں تاکہ اس کو درست کیا جا سکے. اللہ آپ کو جزاء خیر دے گا.

موبائیل نمبر:

سعودی عرب : 00966502341829

انڈیا : 00919848756234

پاکستان : 00923313546242

e-mail: tan_veer4@hotmail.com

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حرکات کے عربی نام	4	مد لین	29
تجوید اور اس کے اصول	5	حروف مدہ کا علت ہونا	30
مخارج حروف	6	مدہ کا امتحانی پرچہ	31
15 حروف کے مخارج کی مشق	9	حروف رسم الخط	32
نون ساکن اور تنوین کے قاعدے	10	ہمزہ اصلی اور ہمزہ وصلی	32
میم ساکن کے قاعدے	13	ہمزہ وصلی اور نون قطنی	34
احکام را	14	حرکات و سکنات	34
لام اسم جلالہ م (اللہ)	17	صفات حروف	37
حروف شمسی و قمری	19	صفات حروف کی جدول	41
ھائے ضمیر کے قاعدے	19	اشمام اور روم	42
ادغام صغیر و ادغام کبیر	21	لحن جلی اور لحن خفی	43
مدہ کے قاعدے	25	وقف کی اقسام	44
مد واجب یا مد متصل	25	ہمزہ وصلی کو حرکت لگانا	46
مد جائز یا مد منفصل	26	ہمزتین کے قاعدے	47
مد صلہ یا مد تلفظی	26	قرآن کو پڑھنے کے طریقے	48
مد عارض	27	تحقیق ، تسہیل اور ابدال ہمزہ	48
مد لازم	27	متفرقات	49
مد لازم کی اقسام	27	قرآن مین وقف کی علامات	52

تجوید

تجوید کے لفظی معنی سنوارنا ہے۔ قاریوں کی اصطلاح میں جس علم و فن کے ذریعے قرآن کریم کو صحیح پڑھنا آتا ہے اسکو تجوید کہتے ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم کو ترتیل یعنی تجوید کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (المزمل)

" اور قرآن کو ترتیل (ٹھر ٹھر کر واضع) کے ساتھ پڑھو۔ "

اس مسئلے پر اکثر علماء کا اتفاق ہے کے بغیر تجوید کے نماز نہیں ہوتی۔
قران کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھنا لازمی اور ضروری ہے ۔ جو قران کریم کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے وہ گنہگار ہے کیونکہ قران تجوید کے ساتھ نازل ہوا ہے اور اسی طرح ہم تک پہنچا ہے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے " خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَه " یعنی " تم میں بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور (دوسروں کو) سکھایا۔ "

تجوید کے بنیادی اصول

1. مخارج 2. صفات حروف 3. کلمات کو ملانے (وصل) کا طریقہ
4. کلمات پر وقف کرنے کا طریقہ 5. کلمات سے ابتداء کرنے کا طریقہ۔

ان پانچ بنیادی اصولوں کی تلاوت میں پابندی کرنے والوں کو قاری کہتے ہیں۔
خوش الحانی کی حدیث شریف میں تعریف آئی ہے مگر خوش الحانی تجوید کے اصولوں کے تابع ہونا ضروری ہے۔اس کے بر خلاف علماء کے نزدیک خوش الحانی جائز نہیں۔

تعوذ و بسملہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

جب قرآن کریم کی تلاوت کرو تو پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر تلاوت شروع کریں۔

صرف سورۃ توبۃ شروع کرتے وقت بسملہ نہ پڑھیں۔ اگر تلاوت کے دوران کسی سے بات کرنا پڑجائے تو تلاوت شروع کرنے سے پہلے دوبارہ تعوذ پڑھیں۔

حرکات کے عربی نام

ا	الف	ط	طَا
ب	بَا	ظ	ظَا
ت	تَا	ع	عَیْنْ
ث	ثَا	غ	غَیْنْ
ج	جِیْمْ	ف	فَا
ح	حَا	ق	قَافْ
خ	خَا	ک	کَافْ
د	دَالْ	ل	لَامْ
ذ	ذَالْ	م	مِیْمْ
ر	رَا	ن	نُوْنْ
ز	زَا	و	وَاوْ
س	سِیْنْ	ہ	ھَا
ش	شِیْنْ	ء	ھمزہ
ص	صَادْ	ی	یَا
ض	ضَادْ		

فتح ـَـ (زبر)، کسرہ ـِـ (زیر)، ضمہ ـُـ (پیش).

نوٹ: حروف مقطعات کے پڑھنے کے لئے حروف کا تلفظ جاننا ضروری ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

سبق نمبر # 1

مخارج حروف

عربی کے 29 حروف ہیں ان کے 17 مخارج ہیں ۔ مخارج ، مخرج کی جمع ہے۔ وہ جگہ جہاں سے حرف ادا ہوتا ہے اسکو مخرج کہتے ہیں۔

زیر ، زبر ، پیش کو حرکات کہتے ہیں۔

مخرج # 1 : حروف جوفی:

و (واو) ، ا (الف) ، ی (یا) حروف مدہ کہلاتے ہیں۔

واو مدہ : ـُـ وْ : واو ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر پیش ہو۔

الف مدہ : ـَـ ا : الف ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر زبر ہو۔

ی مدہ : ـِـ یْ: ی ساکن سے پہلے کسی حرف کے نیچے زیر ہو۔

مجموعہ حروف مدہ: نُوْحِیْهَا ، اُوْذِیْنَا ، اُوْتِیْنَا ۔

حروف مدہ کھینچ کر پڑھے جاتے ہیں، ان کا مخرج منہ کا خالی حصہ ہے ، اس مخرج کو مخرج ھوائیہ بھی کہتے ہیں۔
مثال:

ایک حرکت	مدہ اصلی	مدہ حکمی
	دو حرکات	دو حرکات
هَ	هَا	هٰ
هِ	هِیْ	هٖ
هُ	هُوْ	هٗ

حروف لِیْنَہ: الف مدہ کے علاوہ "واو مدہ" یا " ی مدہ " کو غیر موافق حرکت ہو یعنی " واو" ساکن سے پہلے کسی حرف کو پیش کے بجائے زبر ہو یا " ی "ساکن سے پہلے کسی حرف کو زیر کےبجائے زبر ہو تو اسکو نرم پڑھتے ہیں ، جس کو لِیْنَہ کہتے ہیں۔

مثال: بَیْنَ　　　خَوْفٌ

نوٹ: الف لینہ نہیں ہوتا کیونکہ الف ساکن سے پہلے پیش کبھی بھی نہیں آتا اور اگر الف ساکن سے پہلے زیر آئے تو الف نہیں پڑھا جاتا۔

مثال: وَبِالْوَالِدَیْنِ　　　وَجِاۤئٔ ءَ

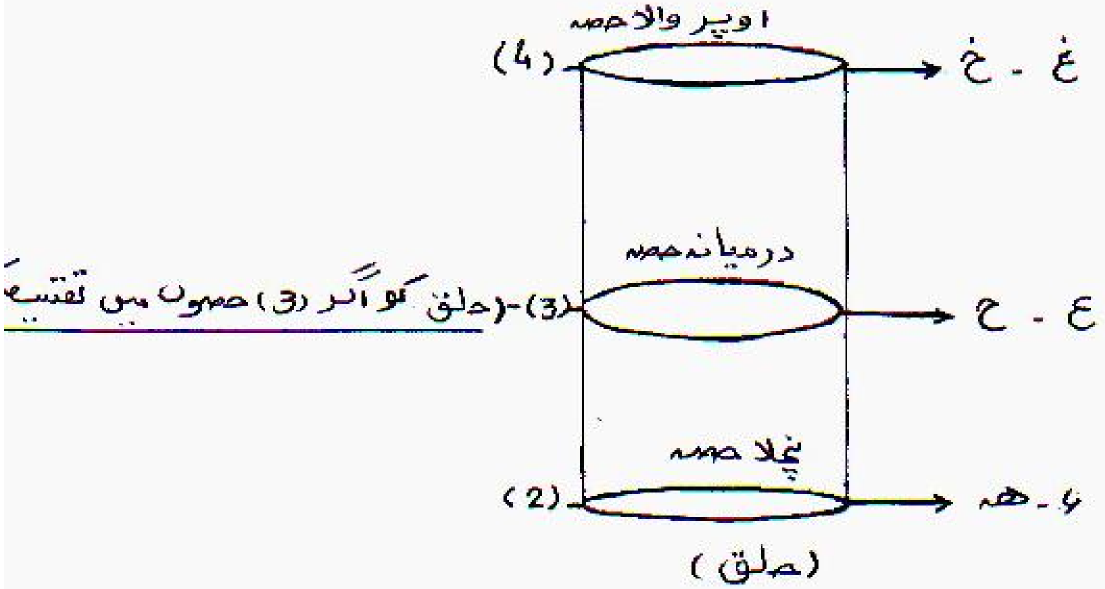

نوٹ: مخرج #2 سے مخرج # 4 تک کے حروف ، حروف حلقی کہلاتے ہیں۔

مخرج #2 : " ء ، ھ ": یہ نیچے حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

مخرج # 3 :" ع ، ح ": یہ درمیان حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

مخرج # 4 : " غ ، خ ": یہ اوپر حلق سے ادا ہوتے ہیں۔

مخرج # 5 : " ق " قاف: یہ زبان کی جڑ اور پڑجیب سے موٹا ادا ہوتا ہے۔

مخرج # 6 : " ك " کاف : یہ پڑجیب اور "ق" کے مخرج کے قریب سے ادا ہوتا ہے۔

مخرج # 7 : " ج ، ش ، ی ": یہ حروف وسط زبان سے ادا ہوتے ہیں۔

مخرج # 8 : " ض " ضاد : زبان کا دایاں یا بایاں کنارہ اوپر کی داڑھ کے ساتھ لگا کر بلند اور موٹا ادا ہوگا۔

مخرج # 9 ، 10 ، 11 : " ل ، ن ، ر " : زبان کا تیسرا حصہ تالو کے کھردرے حصے کو چھوئے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

مخرج # 12 : " ت ، د ، ط " : ان حروف کو ادا کرتے وقت نوک زبان اوپر والے دانتوں کی جڑ میں لگائیں۔ "د" اور "ت" کی ادائی پست جبکہ "ط" کی ادائی کے وقت زبان گول کرکے اوپر اٹھائیں تاکہ "ط" بلند اور موٹا ادا ہو۔

مخرج # 13 :" س ، ز ، ص ": ان کو ادا کرنے میں نوک زبان اوپر اور نیچے کے دانتوں کے درمیان تھوڑی پیچھے کی طرف رہے گی اور ادا ہوتے وقت سیٹی کی طرح آواز نکلے گی۔

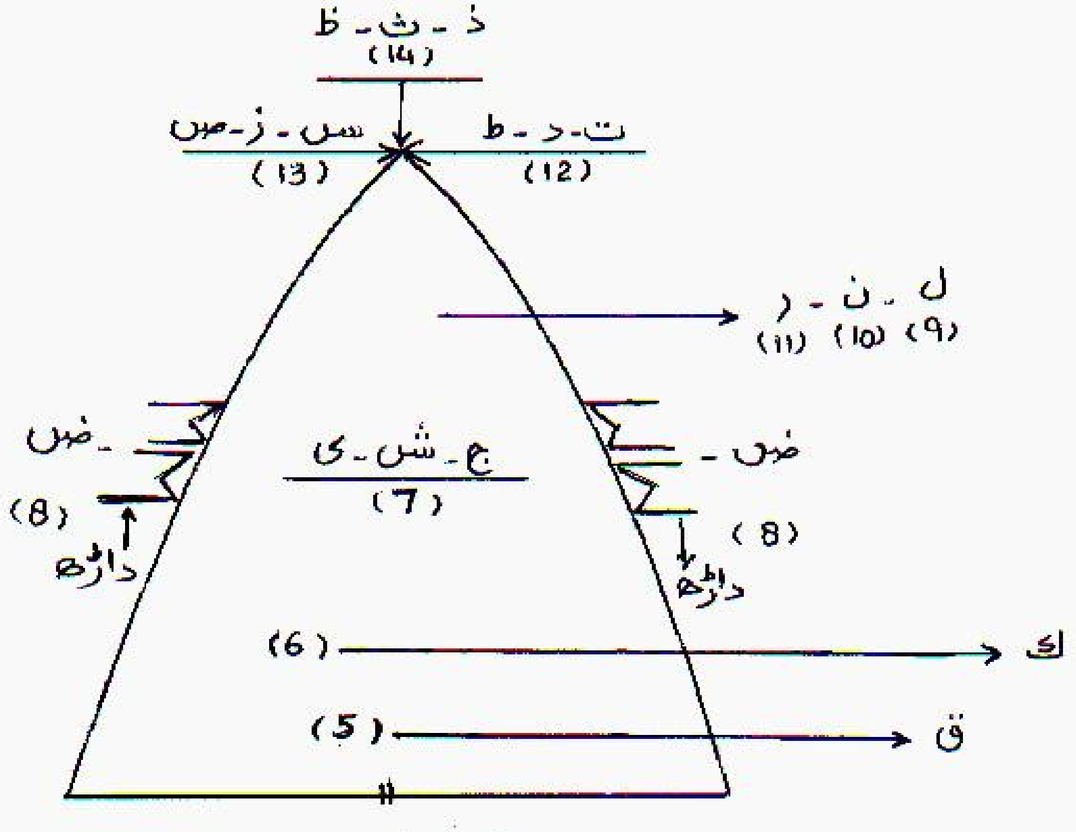

(زبان)

مخرج # 14 : " ذ ، ث ، ظ " : ان کو ادا کرتے وقت نوک زبان دونوں دانتوں(اوپر اور نیچے والے دانت) کی تیز سطح سے تھوڑا باہر نکلے گی تو یہ حروف ادا ہونگے۔
" ذ " اور " ث " کمزور پست اور باریک ادا ہونگے جبکہ "ظ" کو ادا کرتے وقت زبان گول کرکے اوپر اٹھائیں تاکہ "ظ" بلند اور موٹا ادا ہو۔

مخرج # 15 : " ف ": اس کو ادا کرتے وقت اوپر کے دانتوں کی تیز سطح کا حصہ نیچے لب کے تر حصے کو چھوئے تو حرف "ف" ادا ہوگا۔

مخرج # 16: " ب ، م ، و ": یہ حروف دونوں ہونٹ ملانے سے ادا ہوتے ہیں۔ واو کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کو غنچہ کی طرح گول کرکے آگے بڑھائیں تو حرف "واو" ادا ہوگا۔

مخرج # 17: "غنہ ": نون مشدد " ن " اور میم مشدد " م " ہو تو دو حرکت کے برابر ناک کی بانس یعنی خشیوم میں آواز گھمائیں تو غنہ ادا ہوگا۔ غنہ کی مقدار 2 حرکات سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔
مثال: اِنَّ ثُمَّ

نوٹ: __حرف کا مخرج ڈھونڈنے کا فارمولا:__ جس حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو اس کو ساکن کرکے اس سے پہلے زبر والا ہمزہ لگائیں اور ساکن حرف کے مخرج پر غور کریں وہ جگہ ہی اس حرف کا مخرج ہے۔

__مثال:__ اَبْ اَشْ اَجْ

__15 حروف کے مخارج کی مشق__

حروف		مشق		
ء	ءَ ا لَكَ	ءَ ا ءُ ا لِيْ	مِنَ الْمُءْلِيْ	مُءَ ا ءٌ وَّ مُءَا ءَا
ع	عَا لَكَ	عَا عُعْلِيْ	مِنَ الْمُعْلِيْ	مُعَا عٌ وَّ مُعَا عَا
ھ	ھَا لَكَ	ھَا ھُھْلِيْ	مِنَ الْمُھْلِيْ	مُھَا ھٌ وَّ مُھَا ھَا
ح	حَا لَكَ	حَا حُحْلِيْ	مِنَ الْمُحْلِيْ	مُحَا حٌ وَّ مُحَا حَا
خ	خَا لَكَ	خَا خُخْلِيْ	مِنَ الْمُخْلِيْ	مُخَا خٌ وَّ مُخَا خَا
ق	قَا لَكَ	قَا قُقْلِيْ	مِنَ الْمُقْلِيْ	مُقَا قٌ وَّ مُقَا قَا
ت	تَا لَكَ	تَا تُتْلِيْ	مِنَ الْمُتْلِيْ	مُتَا تٌ وَّ مُتَا تَا
ط	طَا لَكَ	طَا طُطْلِيْ	مِنَ الْمُطْلِيْ	مُطَا طٌ وَّ مُطَا طَا
ث	ثَا لَكَ	ثَا ثُثْلِيْ	مِنَ الْمُثْلِيْ	مُثَا ثٌ وَّ مُثَا ثَا
س	سَا لَكَ	سَا سُسْلِيْ	مِنَ الْمُسْلِيْ	مُسَا سٌ وَّ مُسَا سَا
ص	صَا لَكَ	صَا صُصْلِيْ	مِنَ الْمُصْلِيْ	مُصَا صٌ وَّ مُصَا صَا
ز	زَا لَكَ	زَا زُزْلِيْ	مِنَ الْمُزْلِيْ	مُزَا زٌ وَّ مُزَا زَا
ذ	ذَا لَكَ	ذَا ذُذْلِيْ	مِنَ الْمُذْلِيْ	مُذَا ذٌ وَّ مُذَا ذَا
ظ	ظَا لَكَ	ظَا ظُظْلِيْ	مِنَ الْمُظْلِيْ	مُظَا ظٌ وَّ مُظَا ظَا
ض	ضَا لَكَ	ضَا ضُضْلِيْ	مِنَ الْمُضْلِيْ	مُضَا ضٌ وَّ مُضَا ضَا

سبق نمبر : 2

نون ساکن اور تنوین کے قاعدے

نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں

1. اظہار :   2. ادغام :   3. اقلاب: 4. اخفاء

1. اظہار: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی (ء ، ھ ، ع ، ح ، غ ، خ) میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کے نون تلفظی کو بغیر غنہ کے پڑھنے کو اظہار کہتے ہیں۔ اگر تھوڑی بھی دیر ہوگئی تو اخفاء ہوجائیگا۔

مثال: لِمَنْ خَارَبَ : لِمَنْ کے بعد فورًا خَارَبَ پڑھیں ، اگر لِمَنْ پر تھوڑی بھی دیر ہوگئی تو غنہ ہوجائیگا ۔ اگر لِمَنْ پر آواز منقطع ہو اور خَارَبَ ادا کرنے میں تھوڑی بھی دیر ہوگئی تو سکتہ ہوجائیگا ۔ لھاذا اصل طریقہ یہ ہے کہ لِمَنْ کے نون ساکن پر آواز قطع کریں اور فورًا خَارَبَ پڑھیں۔

مثال: اِنْ اَنَا - مَنْ اٰمَنْ - حُوْرٌ عِیْن - تَنْحِتُوْنَ - عَذَابٌ غَلِیْظ.

2. ادغام : نون ساکن یا تنوین کے بعد دوسرے کلمے کی ابتدا میں حروف ادغام یعنی یرملون (ی ، ر ، م ، ل ، و ، ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوگا۔
ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کرکے دوسرے حرف کو تشدید کے ساتھ پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔

مدغم : پہلا حرف جس کا ادغام ہو اسکو" مدغم " کہتے ہیں۔

مدغم فیہ: اگلا حرف جس میں ادغام ہو رہا ہو اسکو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ مدغم فیہ ہمیشہ مشدد ہوتا ہے۔

ادغام کی اقسام

ادغام

ادغام مع الغنہ (ی ، و ، م ، ن)

ادغام ناقص مع الغنہ (ی ، و)

ی = خَیْرًا یَّرَہ

ادغام کامل مع الغنہ (ن ، م)

ن = مِنْ نَّار

ادغام بلا غنہ (ل ، ر)

ل = مِنْ لَّدُنْكَ

ر = مِنْ رَّبِّكَ

و = عَنْ وَّالِدِهٖ م = مِنْ مِّثْلِہٖ

ادغام مع الغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد دوسرے کلمے کی ابتدا میں اگر(ی ، و ، م ، ن) میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام مع الغنہ ہوگا۔ ادغام مع الغنہ کی مزید دو قسمیں ہیں۔

1. ادغام ناقص مع الغنہ ب. ادغام کامل مع الغنہ

1. ادغام ناقص مع الغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد "ی" یا "و" میں سے کوئی حرف آئے تو ادغام ناقص مع الغنہ ہوگا۔ اس کو ادغام ناقص اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں غنہ باقی ہوتا ہے۔

مثال:

اَنْ یَّقُوْلَ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ

نوٹ: عربی پرنٹ میں ادغام ناقص مع الغنہ میں مدغم فیہ (و - ی) پر تشدید کی نشانی " ّ " نہیں لگاتے۔

ب . ادغام کامل مع الغنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد "ن" یا "م" میں سے کوئی حرف ہو تو ادغام کامل مع الغنہ ہوگا۔ اس کو ادغام کامل اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں نون ساکن مکمل طور پر دوسرے حرف میں داخل ہوجاتا ہے ، اور اس میں غنہ اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ "م" اور "ن" غنہ کی صفت والے حروف ہیں۔

مثال:

رَحْمَۃً مِّنَّا خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ

2. ادغام کامل بلا غنہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد دوسرے کلمے کی ابتدا میں اگر حرف "ل" یا "ر" میں سے کوئی ہو تو ادغام کامل بلا غنہ ہوگا۔ یعنی نون ساکن یا تنوین کے نون کو بلکل نہیں پڑھیں گے۔

مثال:

خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ یَوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ

- اظہار مطلق: اگر نون ساکن اور ادغام کا کوئی حرف ایک ہی کلمے میں ہو تو ادغام نہیں ہوگا مگر اس نون کا اظہار ہوگا جسے اظہار مطلق کہیں گے۔

مثال:

اَلدُّنْیَا ، قِنْوَانٌ ، بُنْیَانَہٗ ، یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝

نوٹ: ادغام کے لئے دو کلموں کا ہونا ضروری ہے ایک کلمے میں ادغام نہیں ہوتا۔

3. قلب ، اقلاب یا ابدال : نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف "ب" ہو تو نون ساکن یا تنوین کے نون کو میم "م" سے بدل کر دو حرکات غنہ کے ساتھ پڑھنے کو اقلاب کہتے ہیں۔

مثال: اَنْۢبِئْھُمْ ، یَنْۢبَغِیْ ، مِنْۢ بَعْدِ ، فَرْوٌۢا بَیْنَ۔

4. اخفاء : نون ساکن یا تنوین کے نون کو غنہ کے ساتھ اگلے حرف میں چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں. نون ساکن یا تنوین کے نون کے مخرج پر زبان لگائے بغیر ناک کی بانس سے آواز اگلے حرف میں چھپاتے ہوئے نکالیں . جیسے اردو کے حرف " پنکھا " یا " پنکھڑی" کہتے وقت زبان نون کے مخرج پر نہیں جاتی صرف غنہ کی آواز ناک سے آتی ہے اور غنہ اگلے حرف " کھ " میں چھپتا معلوم ہوتا ہے.

اخفاء کے حروف: اظہار کے 6 حروف (حروف حلقی = ء ، ھ ، ع ، ح ، غ ، خ) + ادغام کے 6 حروف (ی ، ر ، م ، ل ، و ، ن) + حرف اقلاب " ب " + الف ("الف" اس لئے کہ حرف الف کے لئے اس قاعدے میں کچھہ بھی نہیں.)
اوپر بتائے گئے 14 حروف کے علاوہ باقی جو 14 حروف بچ گئے ہیں وہ اخفاء کے حروف ہیں.

مثال:

مَنْ تَابَ ، مِنْ جَانِبٍ ، مَنْ ذَا الَّذِیْ ، مِنْ شَیْءٍ ، فَانْطَلَقَا اِنْ كُنْتُمْ ، مِنْ قَبْلِكَ ، عَنْ صَلَاتِهِمْ.

نوٹ : اگر اخفاء " حروف مستعلیہ " میں ہو رہا ہے تو غنہ بھی مستعلیہ ہوگا، اس طرح اخفاء اگر " حروف مطبقہ " میں ہو رہا ہو تو غنہ بھی مطبقہ ہوگا.
نوٹ : وصل اور سکتہ کی صورت میں اخفاء نہ ہوگا.

مثال : عِوَجًا ۜ o قَیِّمًا ، مَنْ ۜ رَاقٍ ، یٰسٓ o وَالْقُرْاٰنِ

وصل اور وقف دونوں حالتوں میں " س " کے نون ساکن (سین) کا اظہار ہوگا.

نون ساکن اور تنوین کے ادغام کی " واو " اور " ی " کی مشق .

واو (و)

دً وَّ - دٍ وِّ - دٌ وُّ

ہً وَّ - ہٍ وِّ - ہٌ وُّ

ہً وَّ - ہٍ وِّ - ہٌ وُّ

یاء (ی)

دً یَّ - ہٍ یِّ - دٌ یُّ

ہً یَّ - ہٍ یِّ - ہٌ یُّ

ہً یَّ - ہٍ یِّ - ہٌ یُّ

1. "ن" کا ادغام "و" میں:

عَنْ وَّالِدِہٖ - اِنْ وَّجَدْنَا

1. "ن" کا ادغام "ی" میں:

وَمَنْ یَّعْمَلْ

2. زیر والی تنوین کا ادغام "و" میں:

اَجْرًا وَّهُمْ

2. تنوین دو زبر کا "ی" میں ادغام :

شَرًا یَّرَہٗ

3. تنوین دو زیر کا ادغام "و" میں:

نَخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ

3. تنوین دو زیر کا "ی" میں ادغام :

فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ

4. تنوین دو پیش کا "و" میں ادغام :

فَاکِهَةٌ وَّ لَهُمْ

4. تنوین دو پیش کا "ی" میں ادغام :

کُلٌّ یَّجْرِیْ

سبق نمبر : 3

میم ساکن کے قاعدے۔

میم ساکن کے تین (3) قاعدے ہیں۔

1. اخفاء شفوی۔ 2. ادغام شفوی۔ 3. اظہار شفوی۔

1. اخفا شفوی : میم ساکن کے بعد اگر حرف "ب" ہو تو اخفا شفوی مع الغنہ ہوگا۔

مثال: تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ یَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

2. ادغام شفوی: میم ساکن کے بعد اگر میم متحرک (مَ ، مِ ، مُ) ہو تو ادغام شفوی مع الغنہ ہوگا۔

مثال: اَطْعَمَهُمْ مِّنْ اٰمَنَهُمْ مِّنْ

3. اظہار شفوی : میم ساکن کے بعد " ب " اور " م " کے علاوہ کوئی بھی حرف آئے تو میم ساکن کا اظہار شفوی ہوگا۔

نوٹ: " م " میم ساکن کے قاعدوں میں شفوی کا لفظ اس لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ میم " شفتین " (ہونٹوں) سے ادا ہونے والا حرف ہے۔

مثال: اَلَمْ تَرَ کَیْفَ - لَکُمْ دِیْنُکُمْ - لَمْ یَلِدْ

نوٹ: میم ساکن کے بعد حرف " و" یا " ف " ہو تو اظہار تاکیدی ہوگا، یعنی بلا تاخیر "و" اور "ف" ادا کرینگے تھوڑی بھی دیر ہوگئی تو غنہ ہونے کا امکان ہے۔

مثال: هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِکِ .....

سبق نمبر 4

احکام "را"

"را" کو دو طریقوں سے پڑھا جاتا ہے۔

1. تفخیم "را"　　　　2. ترقیق "را"

1. تفخیم "را": را کو اگر موٹا پڑھا جائے تو یہ تفخیم را کہلاتی ہے۔

"را" کی تفخیم کے قاعدے:

1. کسی "را" پر اگر زبر ، پیش ، دو زبر یا کھڑی زبر میں سے کوئی حرکت ہو تو "را" موٹا پڑھا جائیگا۔

مثال: رَبِّ ، رُبَمَا ، طَيْرًا ، حُوْرٌ ، اَرٰى ۔

2. اگر "ر" ساکن سے پہلے کسی حرف پر زبر یا پیش ہو تو "را" موٹا پڑھا جائیگا۔

مثال: اَرْسَلَ　　مُرْسَلٌ

3. اگر "ر" ساکن سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو تو بھی "ر" ساکن کو موٹا پڑھا جائیگا۔

نوٹ: ایسا صرف بحالت وقف ہی ہوتا ہے ورنہ دو ساکن ایک ساتھ نہیں آسکتے۔

مثال: شُكْرًا سے شُكْرْ ، صَبْرًا سے صَبْرْ

فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ٥ سورة آل عمران ـ اٰية ـ 186.

اَلْاُمُوْرِ کی " ر" پر وقف کرینگے تو "را" ساکن ہوجائیگی اور اس سے پہلے والا حرف " و " بھی ساکن ہے اس سے پہلے میم پر پیش ہے اس لئے "ر" بحالت وقف موٹا پڑھا جائیگا، اگر وصل کرینگے تو زیر کی وجہ سے باریک پڑھا جائیگا۔

4. " ر " ساکن کے بعد اگر حروف مستعلیہ (خ ، ص ، ض ، غ ، ق ، ط ، ظ) میں سے کوئی حرف آئے تو "ر" موٹا پڑھا جائیگا۔

مثال:

مِرْصَادًا - قِرْطَاسٍ - فِرْقَةٍ - فِرْقٍ

فِرْقَةٍ کی "رْ" کو موٹا اور باریک پڑھنا دونوں جائز ہیں، کیونکہ "رْ" ساکن سے پہلے حرف "فِ" کے نیچے زیر ہے اسلئے قاعدے کے مطابق اسکو باریک پڑھا جاتا تھا اور "رْ" ساکن کے بعد "ق" حروف مستعلیہ میں سے ہے اس قاعدے کے مطابق اس کو موٹا پڑھنا

چاہیے تھا اس لئے فِرْقٍ کی "ر" کو دونوں طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔اسی طرح فِرْقٍ میں بھی "ر"ساکن کو دونوں طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔

5۔ "ر" ساکن سے پہلے اگر مطبقہ حروف (ص ، ض ، ط ، ظ) میں سے کوئی حرف آئے تو " ر " ساکن موٹا پڑھا جائیگا۔

مثال:

مِصْرْ ۔(سورۃ یوسف ۔ آیۃ ۔ 199) ۔ اَلْقِطْرْ (سورۃ سبا ۔ آیۃ ۔ 12)

لفظ "مِصْرْ " میں "رْ" کو موٹا پڑھنا اختیار کیا گیا ہے کیونکہ یہ لفظ "مِصْرَ " ہے اور حالت وقف میں "رْ" ساکن ہوا ہے چونکہ اصل میں "رَ" پر زبر ہے اسلئے "رْ" کو موٹا پڑھنا اختیار کیا گیا ہے ، اسطرح لفظ " اَلْقِطْرْ " کو باریک پڑھنا اختیار کیا گیا ہے کیونکہ یہ لفظ " اَلْقِطْرِ " ہے اور "رِ" کے نیچے زیر ہے جو حالت وقف کی وجہ سے ساکن ہوا ہے۔ اسلئے " اَلْقِطْرِ " کی " رْ " کو باریک پڑھنا اختیار کیا گیا ہے۔

کسرہ عارضی

اگر "ر" ساکن سے پہلے مندرجہ ذیل الفاظ میں سے کوئی ہو تو نون ساکن اور میم ساکن کو زیر کی حرکت لگا کر پڑھنے کو کسرہ عارضی کہتے ہیں ، الفاظ یہ ہیں:

مَنْ ۔ مِنْ ۔ اَنْ ۔ اِنْ ۔ اَمْ ۔ عَنْ

مثال: اِنِ ارْتَبْتُمْ ۔ اَمِ ارْتَابُوْا ۔ مَنِ ارْتَضٰی

اِنِ ارْتَبْتُمْ میں اِنْ + اِرْتَبْتُمْ دو الفاظ ہیں۔ وصل میں اِرْتَبْتُمْ کا

ہمزہ وصلی نہیں پڑھا جائیگا لفظ اِنْ ارْتَبْتُمْ میں "نْ" ساکن اور "رْ" ساکن ساتھ آرہے ہیں دو ساکن حروف چونکہ پڑھے نہیں جا سکتے اس لئے "نْ" ساکن کو عارضی زیر"کسرہ عارضی" لگا کر پڑھتے ہیں۔
"رْ" ساکن سے پہلے اگر اصلی زیر ہو تو "ر" باریک جبکہ کسرہ عارضی ہو تو "ر" موٹا پڑھا جائیگا۔

مثال: فِرْعَوْنُ فِرْدَوْس

ہمزہ وصلی کو تیسری حرکت کے ساتھ پڑھنا۔

اگر کسی کلمے کو ہمزہ وصلی سے پڑھنا ہو تو تیسرے حرف کی حرکت کو دیکھ کر ہمزہ وصلی کو حرکت لگتی ہے۔

1. تیسری حرکت " زبر " ہو تو ہمزہ وصلی کو زیر لگے گی۔ افْتَحْ ③②① ← اِفْتَحْ

2. تیسری حرکت" زیر" ہو تو بھی ہمزہ وصلی کو زیر لگے گی۔ اضْرِبْ ← اِضْرِبْ

3. تیسری حرکت" پیش " ہو تو ہمزہ وصلی کو پیش لگائینگے۔ اُنْصُرْ سے اُنْصُرْ

نوٹ: دو الفاظ پر یہ قاعدہ نہیں لگے گا۔ 1. اِبْنٌ 2. اِسْمٌ ان دونوں کے ہمزہ وصلی کو ہمیشہ زیر لگتی ہے۔

مثال: اِبْنٌ اِسْمٌ

ترقیق " را " (باریک پڑھنا)

1. اگر کسی " ر" کے نیچے " زیر " یا " دو زیر " آئے تو "ر" کو باریک پڑھیں گے۔

مثال: رِسٰلٰتِ اَمْرٍ

2. اگر کسی "ر"ساکن سے پہلے کسی حرف کے نیچے زیر ہو تو"ر" کو باریک پڑھیں گے۔

مثال: فِرْعَوْنُ فِرْدَوْس

3. اگر بحالت وقف "ر" ساکن ہو جائے ، اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے کسے حرف کے نیچے زیر ہو تو "ر" باریک پڑھیں گے۔

مثال: حِجْرْ - سِحْرْ (بحالت وقف "ر" کی حرکت ساکن ہو جاتی ہے۔)

4. اگر بحالت وقف "ر" ساکن ہو جائے اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو تو "ر" کو باریک پڑھیں گے۔

مثال: لَقَادِرٌ وقف کی صورت میں لَقَادِرْ

نُقِرَ وقف کی صورت میں نُقِرْ

5. اگر " ر " کو کسرہ عارضی ہو تو باریک پڑھی جائے گی۔

مثال: وَاذْكُرْ + اِسْمَ وصل کی صورت میں وَاذْكُرِ اسْمَ

6. اگر "ر" ساکن سے پہلی "ی" ساکن ہو تو "ر" کو باریک پڑھیں گے۔

مثال: طَيْرٌ وقف کی صورت میں طَيْرْ

خَيْرٌ وقف کی صورت میں خَيْرْ

7. اگر "ر" ساکن کے بعد دوسرے کلمے میں حروف مستعلیہ (خ ، ص ، ض ، غ ، ق ، ط ، ظ) میں سے کوئی ہو تو " ر " باریک پڑھا جائیگا۔

لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ (سورة لقمٰن - اٰیۃ 18)

8. قرآن مجید میں سورۃ ھود آیۃ 41 میں صرف "ر" کو مجہول پڑھیں گے باقی کسی "ر" کو مجہول پڑھنا جائز نہیں ۔ اس آیۃ میں "ر" کو امالہ کی صورت میں پڑھیں گے۔

امالہ: کسی حرف کے زیر اور زبر کے درمیان پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں، یا الف کو "الف" اور "ی" کے درمیان پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں۔

شعبہ رح کی قرات میں اصل لفظ "مُجْرَاھَا" ہے (میم پیش کے ساتھ) جبکہ حفص رح کی روایت میں میم کے اوپر زبر ہے (عام طور پر جتنے بھی قرآن مجید ہیں وہ حفص رح روایت میں ہی لکھے گئے ہیں۔)

مُجْرَاھَا -------> مَجْرٖىھَا

مَجْرٖىھَا کی "را" کو اس طرح ادا کریں گے جیسے اردو کے لفظ "ریل گاڑی" یا "ستارے" کی "را" کو ادا کرتے ہیں۔

سبق نمبر: 5

لام اسم جلالہ (اللہ)

لام اسم جلالہ کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

1. تفخیم لام اسم جلالہ 2. ترقیق لام اسم جلالہ

1. تفخیم لام اسم جلالہ: لام اسمِ جلالہ سے پہلے کسی حرف کے اوپر زبر یا پیش ہو تو لام کو موٹا پڑھیں گے۔

مثال:
اَللّٰهُ - وَاللّٰهُ - رَسُوْلُ اللّٰهِ - اَللّٰهُمَّ - قَالُوا اللّٰهُمَّ - لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

2. ترقیق لام اسم جلالہ: لام اسم جلالہ سے پہلے کسی حرف کے نیچے زیر ہو تو لام کو باریک پڑھیں گے۔

مثال: بِسْمِ اللّٰهِ لِلّٰهِ قُلِ اللّٰهُمَّ

نوٹ: لام اسم جلالہ کے علاوہ دوسرے تمام لام (ال تعریفی اور ل فعلی) باریک پڑھیں گے۔

مثال: يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ - اَلَّذِيْ - اِلَّا - مَاوَلّٰهُمْ - اَلْحَمْدُ

(یہ سارے لام باریک ادا ہوں گے۔)

سبق نمبر: 6

حروف شمسی و قمری

حروف شمسی: شمسی حروف میں الف لام تعریفی (اَل) کے لام کا حروف شمسی کے 14 حروف میں سے کسی ایک میں ادغام ہوتا ہے، جس کی وجہ سے لام نہیں پڑھا جاتا اور حرف شمسی مشدد ہوجاتا ہے۔ حروف شمسی کے 14 حروف (ت ، ث ، د ، ذ ، ر، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ل ، ن) ہیں۔

مثال: اَلْ + شَمْسُ ...... اَلشَّمْسُ

حروف قمری: قمری حروف (ء ، ب ، غ ، ح ، ج ، ک ، خ ، ف ، ع ، ق ، م ، و ، ہ ، ی) میں الف لام تعریفی (اَلْ) کے لام ساکن کا اظہار ہوتا ہے اس لئے پڑھا جاتا ہے۔

مثال: اَلْکِتٰبُ اَلْفَتَّاحُ

حروف شمسی			حروف قمری		
حرف	مثال	حوالہ	حرف	مثال	حوالہ
ت	اَلتَّوَّابُ	البقرۃ – 37	ب	اَلْبِرَّ	البقرۃ- 189
ث	اَلثَّابِتِ	ابراهیم – 27	ج	اَلْجَبَّارُ	الحشر – 23
د	اَلدُّنْیَا	ابراهیم – 27	ح	اَلْحَجِّ	البقرۃ - 189
ذ	اَلذِّکْرَ	الحجر – 9	خ	اَلْخَالِقُ	الحشر - 24
ر	اَلرَّسُوْلَ	المائدہ – 92	ع	اَلْعَلِیْمُ	البقرۃ – 32
ز	اَلزَّبُوْرِ	الانبیاء- 105	غ	اَلْغَفُوْرُ	الشوریٰ – 5
س	اَلسَّمَآءَ	الانبیاء – 104	ف	اَلْفَتَّاحُ	سبا – 26
ش	اَلشَّمْسُ	الرحمٰن-5	ق	اَلْقُرْاٰنِ	یٰسٓ - 2
ص	اَلصِّرَاطَ	الفاتحۃ – 6	ک	اَلْکِتٰبُ	البقرۃ - 2
ض	اَلضَّرَّآءِ	البقرۃ – 177	م	اَلْمُصَوِّرُ	الحشر – 24
ط	اَلطِّیْنِ	آل عمران-49	و	اَلْوَاقِعَۃُ	الواقعۃ – 1

حروف شمسی			حروف قمری		
ظ	اَلظّٰلِمِیْنَ	الانعام – 144	د	اَلْهُدٰى	البقرة -120
ل	اَللَّطِیْفُ	الانعام – 103	ء	اَلْاَكْبَرُ	التوبة – 72
ن	اَلنُّوْرُ	النور – 35	ی	اَلْیَاقُوْتُ	الرحمٰن – 58

سبق نمبر : 7

ھائے ضمیر (ـہ) کے قاعدے

ھائے ضمیر (ہ) مذکر غائب کے متعلق کلمے میں استعمال ہوتی ہے ۔

1. اگر ھائے ضمیر سے پہلے کسی حرف کے اوپر زبر یا پیش ہو اور " ـہ " کے بعد والا حرف متحرک (زیر، زبر، پیش) ہو تو ھائے ضمیر کے اوپر الٹا پیش آئے گا۔

حرف َ یا حرف ُ ـهٗ حرف َ = حرف ُ ـهٗ حرف ِ ؛ حرف ُ

مثال :

مَا لَهٗ وَمَا كَسَبْ	سورة لهب آیة – 2
لَهٗ وَلَدٌ	سورة النسآء آیة – 11
مَا لَهٗ مِنْهُمْ	سورة السبا آیة – 22
لَهٗ مُلْكُ	سورة البروج آیة – 9

2. اگر ھائے ضمیر سے پہلے کسی حرف کے نیچے زیر ہو اور " ہ " کے بعد والا حرف متحرک ہو تو ھائے ضمیر کے نیچے کھڑی زیر لگے گی۔

مثال :

يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا	سورة الزمر آیة - 21
لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا	سورة النبا – 15
بِهٖ عِلْمٌ	سورة المؤمنون – 42

3. اگر ھائے ضمیر سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے کوئی متحرک حرف ہو تو ھائے ضمیر کے اوپر پیش آئے گا۔

مثال: عَنْهُ مِنْهُ اَلْقُوْهُ اَبَوَاهُ (سورة النسآء – 11)

4. اگر ھائے ضمیر سے پہلے "یْ" ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف متحرک ہو تو ھائے ضمیر کے نیچے زیر لگے گی۔

مثال: فِیْهِ عَلَیْهِ

5. اگر ھائے ضمیر سے پہلے والا حرف متحرک اور بعد والا ساکن ہو تو ھائے ضمیر کے اوپر پیش آئے گا۔

مثال: لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ (سورۃ التغابن – 1)

6-اگر ھائے ضمیر سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر اور ھائے ضمیر کے بعد والا حرف ساکن ہو تو ھائے ضمیر کے نیچے زیر لگے گی۔

مثال:

بِهِ الْاَرْضَ (سورۃ العنکبوت – 63) - بِهِ اللّٰهُ (البقرۃ – 284)

7. مد صلہ بلواو : اگر الٹے پیش والی ھائے ضمیر کے بعد ھمزہ اصلی ہو تو مد صلہ بلواو ہوگا اور وقف کی صورت میں ھائے ضمیر ساکن ھوجائیگا۔ صلہ پیش کے ساتھ "و" کی زیادتی سے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

مثال:

اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ سورۃ یٰسٓ – 82

مد صلہ بلیاء: اگر کھڑی زیر والی ھائے ضمیر کے بعد ھمزہ اصلی آئے تو مدہ صلہ بلیاء ہوگا اور وقف کی صورت میں ھائے ضمیر ساکن ھوجائیگا۔ صلہ زیر کے ساتھ "ی" کی زیادتی سے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

مثال: مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ سورۃ الزمر – 3

مستثنیات (جن پر اوپر والے قاعدے نہیں لگتے)

مثال- (1): وَمَاۤ اَنْسٰنِیْهُ سورۃ الکہف – 63

اس مثال میں قاعدہ نمبر (4) کے مطابق "هِ" کے نیچے زیر لگنی چاہیے تھی ۔

مثال- (2): عَلَیْهُ اللّٰهَ سورۃ الفتح – 10

اس مثال میں قاعدہ نمبر(4)کے مطابق "هِ" کے نیچے زیر لگنی چاہیے تھی ۔

مثال- (3): فِیْهٖ مُهَانًا سورۃ الفرقان – 69

اس مثال میں قاعدہ نمبر(4)کے مطابق "هِ" کے نیچے زیر لگنی چاہیے تھی ۔

مثال- (4): يَرْضَهُ لَكُمْ — سورة الزمر – 7

اس مثال میں قاعدہ نمبر (5) کے مطابق "ہٗ" کے اوپر الٹا پیش ہونا چاہیے تھا ۔

مثال- (5): اگر ہائے ضمیر سے پہلے "یْ" ساکن کے علاوہ اور کوئی ساکن حرف ہو تو ہائے ضمیر کے اوپر پیش لگے گا:

اَلْقُوْهُ - يَلْتَقِطْهُ - اَرْسِلْهُ — سورۃ یوسف (10 ~ 12)

مثال- (6): اگر ہائے ضمیر سے پہلے کا حرف الف ہو یا کھڑی زیر ہو تو ہائے ضمیر کو پیش لگے گا۔

اَخَاهُ هٰرُوْنَ — سورۃ الفرقان – 35

فَاَنْجَيْنٰهُ — سورۃ الشعراء – 119

سبق نمبر (8)

ادغام صغیر و ادغام کبیر

1۔ ادغام صغیر: نون ساکن اور میم ساکن کے علاوہ بھی بعض ساکن حروف کا بعض متحرک حروف میں ادغام ہوتا ہے جسے ادغام صغیر کہتے ہیں۔

ادغام صغیر کی 3 اقسام ہیں:

1۔ ادغام صغیر متماثلین :
ایک ہی مخرج اور ایک جیسی صفات والے حروف یعنی ایک جیسے حروف۔

2۔ ادغام صغیر متجانثین :
مخرج ایک مگر مختلف صفات والے حروف یعنی مختلف حروف جن کا مخرج ایک ہو۔

3۔ ادغام صغیر متقاربین :
قریب قریب مخرج مگر مختلف صفات والے حروف۔

1۔ ادغام صغیر متماثلین : پہلے ساکن حرف کا دوسرے متحرک حرف میں ادغام ہو اور دونوں حروف ایک جیسے ہوں تو ایسے ادغام کو ادغام صغیر متماثلین کہتے ہیں۔
مثال:

"ت" ساکن کا "ت" متحرک میں ادغام:

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ — سورۃ البقرۃ – 16

"و" ساکن کا "و" متحرک میں ادغام:

عَفَوْا وَّقَالُوْا — سورۃ الاعراف – 95

"ل" ساکن کا "ل" متحرک میں ادغام:

اَقُلْ لَّكَ — سورۃ الکہف – 75

"ع" ساکن کا "ع" متحرک میں ادغام:

تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ — سورۃ الکہف – 78

فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ — سورۃ آل عمران – 20

اوپر والی آیت کو اگر وصل کرکے پڑھیں گے تو " و" ساکن کا " و"متحرک میں ادغام ہوگا۔

فَقَدِ اهْتَدَوْا وَّاِنْ — (بحالت وصل)

نوٹ: ایک جیسے حروف میں اگر پہلا حرف ساکن مدہ ہو تو دوسرے متحرک حرف میں ادغام نہ ہوگا۔ یعنی حروف مدہ میں ادغام متماثلین نہیں ہوتا۔

مثال:

مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ — سورۃ یٰسٓ – 12

فِيْ يَوْمٍ — سورۃ البلد – 14

2۔ ادغام متجانسین: ایک مخرج سے نکلنے والے مختلف حروف میں جو ادغام ہوتا ہے اسکو ادغام متجانسین کہتے ہیں۔

اس ادغام کی مزید دو اقسام ہیں :

۱۔ ادغام کامل متجانسین ب۔ ادغام ناقص متجانسین۔

۱۔ ادغام کامل متجانسین: اس ادغام میں حرف مدغم (جس حرف کا ادغام ہوتا ہے یعنی ساکن حرف) مکمل طور پر مدغم فیہ (وہ متحرک حرف جس حرف میں ادغام ہوتا ہے اور جو مشدد ہوجاتا ہے) میں داخل ہوجاتا ہے اور ادا کرتے ہوئے حرف مدغم کی کوئی صفت باقی نہیں رہتی۔

مثال:

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ — سورۃ الاعراف – 189

ارْكَبْ مَّعَنَا — سورۃ ھود – 42

↑ ↑

حرف "ب" کا حرف "م" میں ادغام مع الغنہ ہوگا، کیونکہ "م" غنہ والا حرف ہے۔

فَاَرَدْتُّ — سورۃ الکہف – 79

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ — سورۃ الصّف – 14

نوٹ: ادغام کامل متجانثین میں حرف مدغم نہیں پڑھا جاتا بلکہ حرف مدغم سے پہلے والے متحرک حرف سے سیدھا مدغم فیہ کو ادا کرتے ہیں اوپر والی مثال فا ر د ت میں حرف "ر" سے سیدھا "ت" پر جائیں گے اور مدغم حرف " د " نہیں پڑھا جائیگا۔

ب۔ ادغام ناقص متجانثین: اس ادغام میں حرف مدغم (جس کا ادغام ہوتا ہو) مکمل طور پر مدغم فیہ (جس میں ادغام ہوتا ہو) داخل نہیں ہوتا ۔ اگر حرف ساکن مدغم مطبقہ حروف (ص ض ط ظ) میں سے ہو تو اسکی مطبقہ صفت (موٹا پڑھنا) کا اظہار ہوگا اور اگر حرف "ط" ہو (جس کی صفت قلقلہ ہے) تو مدغم "ط" کا قلقلہ نہیں ہوگا۔

مثال:	بَسَطْتَّ	سورۃ المائدہ ـ 28
	اَحَطْتُّ	سورۃ النمل ـ 22

اوپر والی دونوں مثالوں میں حرف مدغم "ط" ہے لہاذا ہم ان جملوں کو ادا کرتے وقت "ط" کی صفت (موٹا پڑھنا) ادا کرتے ہوے "ت" پر جائیں گے۔

نوٹ: حروف حلقی(ء ، ھ ، ع ، ح ، غ ، خ) کا متجانثین اور متقاربین میں ادغام نہیں ہوتا۔

مثال:	لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا	سورۃ آل عمران ـ 8
	وَدَعْ اَذٰىهُمْ	سورۃ الاحزاب ـ 48
	فَاصْفَحْ عَنْهُمْ	سورۃ الزخرف ـ 89
	فَسَبِّحْهُ	سورۃ الطور ـ 49

3۔ ادغام متقاربین : مدغم اور مدغم فیہ اگر قریب المخرج حروف میں سے ہوں تو ایسے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں۔

اس ادغام کی مزید دو اقسام ہیں

ا ۔ ادغام کامل متقاربین　　　　ب ۔ ادغام ناقص متقاربین

ا ۔ ادغام کامل متقاربین : اس ادغام میں ساکن حرف پورا متحرک حرف میں داخل ہو جاتا ہے اور مدغم حرف نہیں پڑھا جاتا۔

مثال:	بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰه	سورۃ النسآء ـ 158
	وَقُلْ رَّبِّ	سورۃ بنیٓ اسرآئیل ـ 80

اس مثال میں "ل" اور "ر" قریب المخارج حروف ہیں اور یہاں "لْ" نہیں پڑھا جائیگا۔

ب ۔ ادغام ناقص متقاربین: ادغام کے قاعدے میں جہاں بھی ناقص کا لفظ استعمال ہو وہاں مدغم یعنی ساکن حرف کی صفت برقرار رہتی ہے۔

مثال: اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ سورۃ المرسلٰت – 20

اس کلمے کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں:
1. ادغام کامل کے ساتھ : مدغم "قْ" ساکن نہیں پڑھا جائیگا "لُ" سے سیدھا "كُّ" پر جائیں گے۔

نَخْلُكُّمْ

2. ادغام ناقص کے ساتھ : مدغم "قْ" کی مستعلیہ صفت (تھوڑا موٹا پڑھنا) برقرار رہے گی "ق" کی موٹائی کو ظاہر کرتے ہوئے "ک" پر جائیں گے نَخْلُقْكُّمْ مگر قلقلہ نہیں کریں گے ورنہ اغام نہ ہوگا۔
نوٹ: تجوید کے قاعدے کے مطابق اس کلمے کو ادغام کامل سے پڑھنا اولی ہے۔

مثال: رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ سورۃ ابرٰھیم – 41

مثال: قُلْ نَعَمْ سورۃ الصّٰٓفّٰت – 18

نوٹ: "لْ" ساکن کا "ن" متحرک میں ادغام نہ ہوگا۔

ادغام کبیر

پہلے متحرک حرف کا دوسرے متحرک حرف میں جو ادغام ہوتا ہے کو ادغام کبیر کہتے ہیں۔ حفص رح کی روایت سے پورے قرآن مجید میں صرف ایک جگہ سورۃ یوسف – 11 میں ادغام کبیر ہے، یہ کلمہ " مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا " ہے جو در اصل " تَأْمَنُنَا " تھا ، پہلے پیش والے نون "نُ" کا دوسرے زبر والے نون "نَ" میں ادغام مع" اشمام " ہوتا ہے۔

ادغام مع اشمام کرنے کا طریقہ

جب ہم " تَأْمَنَّا " کے مشدد نون "ن" کی طرف جائیں گے تو ہونٹوں کو غنچہ (گول کرکے باہر نکالنا) کی طرح کرکے مدغم نون "ن" کے پیش کی حرکت بغیر آواز ظاہر کرتے ہوئے پڑھیں گے تو یہ ادغام مع اشمام کہلا تا ہے۔

نوٹ: ادغام مع اشمام کو عربی پرنٹ قرآن میں " ◇ " سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

سبق نمبر : 9

مدہ کے قاعدے

اصل میں مدہ آواز کے کھینچے کو کہتے ہیں۔

مدہ کی دو اقسام ہیں

1. مدہ اصلی یا مدہ طبیعی — **2. مدہ فرعی**

1. مدہ اصلی یا مدہ طبیعی: حروف مدہ تین (و ، ی اور الف) ہیں۔ان تینوں حروف سے پہلے اگر موافق حرکت (یعنی "و" ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر پیش ہو تو "واو مدہ" ، "ی" ساکن سے پہلے کسی حرف کے نیچے زیر ہو تو " ی مدہ " اور الف ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر زبر ہو تو " الف مدہ") ہو تو مدہ ہوگا۔ حروف مدہ سے پہلے پیش ، زیر اور زبر کا آنا موافق حرکت کہلاتا ہے۔ اگر مدہ اصلی کا خیال نہ رکھیں گے تو معنی میں فرق آجاتا ہے۔ **مثلاً :** " اِنَّا "(بے شک ہم) کی مدہ کا خیال نہ رکھا جائے تو یہ اِنَّ (بے شک) ہو جائیگا یا اگر " اِنَّ " کی حرکت کو بڑھائیں گے تو "اِنَّا " ہو جائیگا۔

ـُـ وْ = واو مدہ ، ـِـ یْ = ی مدہ ، ـَـ ا = الف مدہ

نُوْحِیْهَا   اُوْتِیْنَا   اُوْذِیْنَا

اگر کسی حرف کو کھڑی زیر (ـٖ) ، کھڑا زبر (ـٰ) یا الٹا پیش (ـٗ) ہو تو با الترتیب " ی مدہ حکمی " ، " الف مدہ حکمی " اور " واو مدہ حکمی " کہیں گے۔

نوٹ: مدہ اصلی یا مدہ حکمی کی مقدار کشش دو حرکات یا ایک الف کے برابر ہوتی ہے اس سے کم یا زیادہ غلط ہوگا۔ اگر آپ بند مٹھی کو کھولیں تو یہ ایک حرکت اور کھول کر پھر بند کریں تو یہ دو حرکات کے برابر ہوتا ہے۔

2. مدہ فرعی: اس مدہ میں مدہ اصلی اور مدہ حکمی کو ہم " شرطِ مد " کہتے ہیں اور اس کے بعد ھمزہ اصلی عین کی شکل (ء) کا یا الف متحرک (اَ ، اِ ، اُ ، اً ، اٍ ، اٌ) یا کسے حرف کو سکون اصلی یا سکون عارضی یا کسی حرف کے اوپر شد " ّ " آئے تو اسکو سبب مدہ کہتے ہیں۔ شرط مدہ (مدہ اصلی) کو شرط مدہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر مدہ ہو ہی نہیں سکتا اور سبب مدہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ حروف مدہ کے اوپر مدہ کے نشان " ~ " کا سبب بنتا ہے۔

مدہ فرعی کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں

1. مد واجب یا مد متصل: شرط مد اور سبب مد اگر ایک ہی کمے میں ہوں تو ایسی مد کو مد واجب یا مد متصل کہتے ہیں۔ اس مد کی مقدار کشش چار یا پانچ حرکات (دو یا ڈھائی الف) کے برابر ہوتی ہے۔

مثال: جَآءَ - سُوْٓءُ - سِیْٓءَ

اگر شرط مد کھڑی زبر کی شکل میں ہو " ـٰ " تو اسکو مد واجب حکمی کہیں گے۔

مثال: آ و لـٰئِكَ

مد واجب میں سبب مد " ء" کی شکل والا ہمزہ "ء" متحرک یا الف متحرک (اَ ، اِ ، اُ ، اً ، اٍ ، اٌ) ہی ہوتا ہے۔ اس کو مد واجب اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس مد کے وجوب میں علماء قرآت کا اتفاق ہے۔اس مد کو مد متصل اس لئے کہتے ہیں کیونکہ شرط مد اور سبب مد ایک ہی کلمے میں ہوتے ہیں۔

2. مده جائز یا مده منفصل: اگر شرط مد کسی کلمے کے آخر میں ہو اور سبب مد ہمزہ اصلی (" ا " یا " ء "کی شکل میں) دوسرے کلمے کی ابتداء میں آئے تو بحالت وصل مده ہوگا جسے مده جائز یا مده منفصل کہتے ہیں۔

اس مده کی مقدار کشش 2 ، 4 ، 5 یا 6 حرکات (ایک ، دو ، ڈھائی یا تین الف) کے برابر ہے۔

مثال: قَالُوْٓا اٰمَنُوْٓا ۔ بِمَآ اُنْزِلَ ۔ اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ ۔ هٰٓؤُلَآءِ

نوٹ: ہمزہ اصلی سے مراد ایسا ہمزہ ہے جو حالت وصل اور وقف دونوں میں باقی رہتا ہے۔ عموما یہ ہمزہ الف " ا " کی شکل کا ہوتا ھے اور کبھی ہمزہ عین کی شکل" ء " میں بھی آتا ہے۔ اگر ہم شرط مده پر وقف کریں تو مده جائز باقی نہیں رہتا بلکہ مده اصلی دو حرکات سے پڑھا جائیگا۔

مثال: " قَالُوْٓا اٰمَنُوْٓا " اگر ہم " قَالُوْٓا " پر وقف کریں تو یہ صرف مده اصلی (واو مده)ہوگا۔

* شرط مد اور سبب مد دو کلموں میں ہونے کی وجہ سے اسے مد منفصل بھی کہتے ہیں۔

* اگر شرط مد کھڑا زبر "ـٰ" ، الٹا پیش "ـٗ" یا کھڑی زبر " ـٖ " کی شکل میں ہو تو اسکو مد جائز حکمی کہیں گے۔

مثال: اَتٰٓی اَمْرُ اللهِ ۔ فَاْوٗٓا اِلَی الْكَهْفِ ۔ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ

3. مد صلہ یا مد تلفظی: مد صلہ ھائے ضمیر (ـہ) پر ہوتا ھے ، پیش "ـُ" کے سے ساتھ "واو " کے اضافے کو صلہ بلواو اور زیر " ـِ " کے ساتھ " ی " کے اضافے کو صلہ بلیاء کہتے ہیں ۔

مثال: لَهٗ = لَهُوْ بِهٖ = بِهِیْ

(صلہ بلواو ــــــ واو کا اضافہ) (صلہ بلیاء ــــــ (یا کا اضافہ)

* ھائے ضمیر کو الٹا پیش یا کھڑی زبر ہو اور دوسرے کلمے میں ہمزہ اصلی نہ ہو تو اسے صلہ صغریٰ بھی کہتے ہیں۔

* اگر ہائے ضمیر پر الٹا پیش ہو اور دوسرے کلمے کی ابتداء میں ہمزہ اصلی (سبب مد) ہو تو اسے صلہ کبری بلواو بھی کہتے ہیں۔

مثال: عِنْدَهُۥٓ إِلَّا

* اگر ہائے ضمیر کو کھڑی زیر ہو اور دوسرے کلمے کی ابتداء میں ہمزہ اصلی (سبب مد) ہو تو اسے صلہ کبری بلیاء کہیں گے ۔

مثال: عِلْمِهِۦٓ إِلَّا

نوٹ: مد صلہ بھی مد جائز کی ایک قسم ہے ، مد صلہ اور مد جائز میں فرق یہ ہے کہ مد جائز کی شرط مد پر اگر وقف کریں گے تو مد اصلی پر دو حرکات کے ساتھ رکیں گے جبکہ مد صلہ میں اگر شرط مد پر رکیں گے تو ہائے ضمیر ساکن ہوجاتا ہے۔

مثال: عِنْدَهُۥٓ إِلَّا اگر ہم "عِنْدَهُ" پر وقف کریں تو یہ "عِنْدَهْ" ہائے ضمیر ساکن ہوجائےگی اور مد صلہ حکمی بھی نہیں رہے گا۔

عِلْمِهِۦٓ إِلَّا اگر "عِلْمِهِ" پر وقف کریں گے تو یہ "عِلْمِهْ" ہوجائیگا۔

* مد صلہ کی مقدار کشش 4 یا 5 حرکات ہیں – 2 اور 6 بھی جائز ہیں۔

4 . **مدہ عارض:** اگر ہم کسی بھی متحرک حرف پر وقف کریں تو وہ ساکن ہوجاتا ہے۔ اگر وقف کرنے کی وجہ سے مد اصلی یا مد حکمی (یعنی شرط مد) کے بعد والا حرف ساکن ہوجائے تو ایسا سکون عارضی "مد عارض" کا سبب بن جاتا ہے۔ جیسا کہ آخری حرف وقف کرنے کی وجہ سے ساکن ہوجاتا ہے اس لئے اس مد پر مد کی نشانی "   " نہیں لگتی اور وصل کی حالت میں مد عارض نہیں ہوتا۔
اگر شرط مد کھڑا زبر (ـٰ) ، الٹا پیش (ـٗ) ، یا کھڑی زیر (ـٖ) ہو تو ایسے مد کو مد عارض حکمی کہتے ہیں۔

مثال: جَنّٰتٍ سے جَنّٰتْ   اَنْبِيٰٓنَ سے اَنْبِيٰنْ

* مد عارض کی مقدار کشش طول (6 حرکات یا 3 الف)، توسط (4 یا 5 حرکات) اور قصر (دو حرکات یا ایک الف) جائز ہے مگر طول اولی ہے۔

5. **مد لازم :** شرط مد اصلی یا حکمی کے بعد سبب مد اگر سکون لازم " ْ " یا تشدید " ّ " کی شکل میں کسی کلمے یا کسی حرف کا جز (حصہ) ہو تو ایسی مد کو مد لازم کہتے ہیں۔

مد لازم کی پانچ (5) اقسام ہیں

1. **مد لازم حرفی مخفف یا مد لازم حرفی غیر مدغمی:** یہ مد ایسے حروف مقطعات میں ہوتا ہے جس کا سبب مد سکون لازم ہو. ایسے حروف کے تلفظ میں ہمیشہ تین (3)

حروف ہی ہوتے ہیں جس میں بیچ والا حرف، " حروف مدہ" میں سے کوئی ہوتا ہے۔

مثال: نٓ = نُوْنْ ، قٓ = قَافْ ، صٓ = صَادْ ، یٰسٓ = یٰسِیْنْ

(حرف مدہ) (حرف مدہ) (حرف مدہ) (حرف مدہ)

اس مد کو غیر مدغمی اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس کا ادغام نہیں ہوتا اور مخفف بھی اس لئے ہی کہتے ہیں کیونکہ اس کا سبب مد سکون لازم ہے ۔ اگر شد " ّ " اس کا سبب مد ہوتا تو یہ مثقل کہلاتا کیونکہ شد کو زور دے کر پڑھا جاتا ہے۔ چونکہ یہ مد صرف حروف (مقطعات) میں ہوتا ہے کلمے میں نہیں ہوتا اس لئے اس کو " مد لازم" حرفی کہتے ہیں۔

2. مد لازم حرفی مثقل یا مد لازم حرفی مدغمی: شرط مد کے بعد سبب مد اگر تشدید کی شکل میں کسی حرف کے اوپر ہو تو اس کو مد لازم حرفی مثقل کہتے ہیں ، چونکہ تشدید ادغام کی وجہ سے ہو رہی ہے اس لئے اس کو مد لازم حرفی مدغمی کہتے ہیں۔

مثال: الٓمّٓ (الف لَامْ مِّیْمْ) لام کے الف مدہ کا سبب پہلے میم کو سکون کے بجائے دوسرے میم کی تشدید کو محسوب کریں گے کیونکہ پہلے میم کا دوسرے میم میں ادغام شفوی ہو رہا ہے اس لئے اس کو مد لازم حرفی مدغمی (مثقل) کہتے ہیں۔ جبکہ میم پر جو مد ہے وہ مد لازم حرفی مخفف یا غیر مدغمی ہے کیونکہ" میم " میں" ی "مدہ کے بعد سبب مد سکون لازم " م " کی شکل میں ہے۔ اور ادغام شفوی کی وجہ سے غنہ بھی ہوگا۔

مثال: الٓمّٓ = الف - لَا مْ مِّیْمْ = الف لَا مِّیْمْ

("مْ " ساکن کا " مِّ "متحرک میں ادغام شفوی ہو رہا ہے)

الٓمّٓصٓ طٰسٓمّٓ

الٓمّٓصٓ = الف + لَا مْ مِّیْمْ (لَا مِّیْمْ) + صَادْ

1. لٓ = مد لازم حرفی مثقل 2. م = مد لازم حرفی مخفف 3. ص = مد لازم حرفی مخفف

3. مد لازم کلمی مخفف یا مد لازم کلمی غیرمدغمی: اس مد میں شرط مد اور سبب مد ایک ہی کلمے میں ہوتے ہیں اور سبب مد سکون لازم کی شکل میں ہوتا ہے۔ چونکہ شرط مد اور سبب مد حرف کے بجائے کلمے میں ہیں اس لئے اس مد کو مد لازم کلمی کہتے ہیں۔

مثال: آٰلْئٰنَ سورۃ یونس – (51) + (91)

4. مد لازم کلمی مثقل یا مد لازم کلمی مدغمی : اس مد میں شرط مد اور سبب مد ایک ہی کلمے میں ہوتا ہے، چونکہ سبب مد تشدید کی شکل میں ہوتا ہے اسلئے اسکو مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں۔ اگر شرط مد حکمی ہو تو اسکو مد لازم کلمی حکمی مثقل کہیں گے۔

مثال: وَلَا الضَّآلِّيْنَ - جَآنٌّ - اَتُحَآجُّوْنِّيْ - وَ صّٰٓفّٰتٍ

نوٹ: مد لازم کلمی مثقل ہمیشہ "الف مدہ" اور "واو مدہ" پر ہوتا "ی مدہ" پر نہیں ہوتا۔
مد لازم کی مقدار کشش: طول (3 الف) یعنی چھہ (6) حرکات ہے۔

6. مد لین

مد لین کی دو اقسام ہیں

1. مد لین عارض   **2 . مد لین لازم**

1. مد لین عارض: حروف لین (حروف لینہ = ـَـوْ ، ـَـیْ) کے بعد اگلے حرف پر اگر وقف کریں تو آخری متحرک حرف ساکن ہو جائے گا اور حرف لین کو ہم
" شرط مد لین " کہیں گے اور وہ حرف جو متحرک سے ساکن ہوا اسکو " سبب مد لین " کہیں گے۔

مثال: خَوْفٌ سے خَوْفْ ، اَلصَّيْفِ سے اَلصَّيْفْ

اس مد کی مقدار کشش: طول(6 حرکات)، توسط (4 یا 5 حرکات) ، قصر (2 حرکات) جائز ہے مگر بہتر قصر یعنی دو حرکات ہیں۔

2 . مد لین لازم: یہ مد حروف مقطعات میں صرف حرف " ع " پر ہوتا ہے اور پورے قرآن میں صرف دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ حرف "ع" کو اگر کھول کر لکھا جائے تو
ع = عَيْنْ ہوتا ہے اس میں " ی لینہ " شرط مد ہے اور آخری حرف نون ساکن سبب مد ہے۔ چونکہ نون ساکن پر سکون عارض نہیں ہے بلکہ سکون لازم ہے اس لئے اس کو مد لین لازم کہتے ہیں۔

مثال: كٓهٰيٰعٓصٓ   سورۃ مریم – آیت -1

حٰمٓ 0 عٓسٓقٓ   سورۃ الشوریٰ – آیت- 1+2

مد لین لازم کی مقدار کشش: طول (6 حرکات) ، یا توسط (4 یا 5 حرکات) دونوں جائز ہیں۔

حروف مدہ کا علت ہونا.

نوٹ: کسی بھی مدہ (الف مدہ، واو مدہ اور ی مدہ) کے بعد اگر ہمزہ وصلی (جو وقف کرنے میں باقی رہتا ہے مگر وصل کرنے میں نہیں پڑھا جاتا) آئے تو مدہ علت ہوجاتا ہے یعنی وصل کی حالت میں مدہ نہیں پڑھا جائیگا جبکہ وقف کی حالت میں مدہ دو حرکات سے پڑھا جائیگا.

1- الف مدہ کا علت ہونا :

مثال: رِزْقَهَا + اَللّٰہ ——وصل——> رِزْقَهَا اللّٰہ

(الف مدہ) (ہمزہ وصلی)

مُوْسٰی + اَلْکِتٰبِ ——وصل——> مُوْسَی الْکِتٰبِ

(الف مدہ) (ہمزہ وصلی)

اوپر والی دونوں مثالوں میں ہمزہ وصلی کی وجہ سے الف مدہ علت ہو رہا ہے

2- واو مدہ کا علت ہونا :

مثال: اُولُوْا + اَلْاَلْبَابَ --------وصل--> اُولُوا الْاَلْبَابَ (آل عمران-7)

(واو مدہ) (ہمزہ وصلی)

3- ی مدہ کا علت ہونا :

مثال: یٰٓاُولِیْ + اَلْاَلْبَابَ ------وصل--> یٰٓاُولِی الْاَلْبَابَ (الطلاق – 10)

(رسم الخط)(ی مدہ)(ہمزہ وصلی)

الحمد للہ آپ نے مدہ کا سبق مکمل کر دیا ہے . نیچے مدہ کا ایک امتحانی پرچہ دیا گیا ہے. یہ حل کرکے اپنے استاد کو دیں.

نوٹ: مندرجہ ذیل کلمات سے مدہ پہچانیے اور اس کا نام لکھیں، آخری حرف پر سکون عارضی دیا گیا ہے۔

جَنّٰتْ : ------------،------------ خَطِیْٓـٰٔتِیْ : --------------------

جَآءَ : ------------،------------ اَلنَّبِیّٖنْ : ------------،------------

اُولٰٓئِکَ : ---------------- سُوْٓءْ : ----------------

عِنْدَهٗٓ اِلَّا : ---------------- یٰٓاَیُّهَا : ----------------

اَلنُّوْرْ : ------------،------------ وَمَآ اٰتٰکُمْ : ----------------

قَالَ : ---------------- حَتّٰی : ----------------

قَالُوْٓا اِنَّ : ---------------- تَلُوْا : ----------------

یٰسٓ : ------------،------------ قَالُوْٓا ءَاِذَا : ----------------

جَآنٌّ : ---------------- یُوْقِنُوْنْ : ----------------

خَوْفْ : ---------------- طٰهٰ : ----------------

هٰٓؤُلَآءِ : ------------،------------ اٰلْـٰٔنَ : ----------------

جِیْٓءْ : ---------------- بِالسُّوْٓءْ : ----------------

شَیْءْ : ---------------- تَسُوْ : ----------------

اَلصّٰٓفّٰتِ : ---------------- سَیِّئٰتْ : ------------،------------

اَسَآءُوا السُّوْٓاٰی اَنْ : ------------،------------،------------

یَلُوْنْ : ------------،------------ وَجِایْٓءَ : ----------------

سِیْٓءْ : ------------،------------ قَوْمِهٖٓ اِلَّا : ----------------

بِمَا : ---------------- یَوْمِ الدِّیْنْ : ------------،------------

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ : ---------------- نٓ : ----------------

طٰسٓمّٓ : ------------،------------ کٓهٰیٰعٓصٓ (ع) : ----------------

بِالْغَیْبْ : ----------------

حروف رسم الخط.

قرآن کریم میں لفظ " ثَمُوْدَاْ " رسم الخط کے الف کے اضافے کے ساتھ صرف چار مرتبہ آیا ہے.
سورۃ ہود - آیت (68)، الفرقان - (38)، العنکبوت - (38)، النجم - (51)

رسم الخط کے حروف کی مثالیں:

اَنْبَـٰٓؤُا اس مثال میں " و " اور " ا " رسم الخط کا ہے.

قَالُوْا ، غَدَوْا ، ثَمُوْدَا ان مثالوں میں " ا " رسم الخط کا ہے.

اَلصَّلٰوةِ ، بِالْغَدٰوةِ ان مثالوں میں " و " رسم الخط کا ہے.

مُوْسٰی ، عِیْسٰی ، تِلْقَآئِ ان مثالوں میں " ی " رسم الخط کا ہے.

نوٹ : رسم الخط کا " ی " اس طرح " ـ " بغیر نقطوں کے بھی لکھا جاتا ہے.

مثال: هَوٰىهُ ، مَجْرٖىهَا ، اَدْرٰىكَ ، نَرٰىكَ

ہمزہ اصلی یا ہمزہ قطعی اور ہمزہ وصلی:

ہمزہ اصلی پر وقف کریں یا ابتدا کریں یہ دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے.

مثال: اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ (ابتدا) (وصل) اَلَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ (وصل)

* سوالیہ کلمے کا ہمزہ اصلی ہوتا ہے.

اَيَحْسَبُ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اَلَيْسَ

* انبیا علیہ سلام کے نام کا ہمزہ اصلی ہوتا ہے.

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۙ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ

یہ سب ہمزہ اصلی ہیں -

ہمزہ اصلی کی چند اور مثالیں۔

اِنَّ ، اِلَّا ، اِلَا ، اَنْ ، اِنْ ، اَنَّ ، اِنَّا ، اَنَا ، اِنَّهُمْ ، اِنَّهٗ ، اَلَا

ہمزہ وصلی: یہ وصل کی حالت میں ہمیشہ حذف ہو جاتا ہے اور نہیں پڑھا جاتا مگر ہمزہ وصلی سے پہلے اگر وقف کرنا پڑجائے اور ابتدا اگر ہمزہ وصلی سے کی جائے تو ایسی حالت میں ہمزہ وصلی پڑھا جاتا ہے۔

وصل کی صورت میں: هُوَ اللّٰهُ ، فِی الْاَرْضِ ، عَلَی الْاَرْضِ

ابتداء کی صورت میں: هُوَ + اَللّٰه ، فِیْ + اَلْاَرْضِ ، عَلٰی + اَلْاَرْضِ

* اللہ تعلٰی کے نام کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ اَللّٰه ، اَللّٰهُمَّ

* الف لام اسم جلالہ اور الف لام تعریفی (الـ) کے ہمزہ سے اگر ابتداء ہو تو ہمزہ کو زبر لگتی ہے۔

مثال: اَللّٰه ، اَللّٰهُمَّ ، اَلْاِنْسَان ، اَلْقَمَرْ

* بعض اسماء کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے،ایسے ہمزہ سے اگر ابتدا کی جائے تو ہمزہ کو ہمیشہ زیر لگتی ہے ۔

مثال: (اِبْنُ) = عِیْسَی ابْنُ مَرْیَم

عِیْسٰی پر اگر وقف کریں تو اِبْنُ مَرْیَم سے ابتدا کریں گے۔

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ . مِنْهُ پر اگر وقف کریں تو اِسْمُهُ

سے ابتدا کریں گے۔

* ہمزہ وصلی امر میں بھی ہوتا ہے:

(اِتَّبِعُوْا) - يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْا سورۃ یٰسٓ – 20

(اُدْخُلُوْا) - وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ سورۃ یوسف - 99

* ہمزہ وصلی افعال میں بھی ہوتا ہے:

(اِتَّخَذُوْا) - اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ، (اِتَّخَذَتْ) اَلْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ

ھمزہ وصلی اور نون قطنی :

تنوین کے بعد دوسرے کلمے کی ابتدا میں اگر ھمزہ وصلی ہو تو وصل کی صورت میں تنوین کی ایک حرکت باقی رہے گی اور تنوین کے نون مخفی یا تلفظی کو زیر کی حرکت دے کر ھمزہ وصلی کو حذف کیا جاتا ہے ۔ ایسے نون کو نون قطنی کہتے ہیں۔

مثال: اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ ـــوصل←ـــ (اَحَدٌ = اَحَدُنْ) اَحَدُ نِ اللّٰہُ

يَوْمَئِذٍ + اَلْمُسْتَقَرُّ ـــوصل←ـــ يَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ (سورۃ القیامۃ ـ 14)

(وقف کی صورت میں) نُفُوْرًا ۝ لا اِسْتِكْبَارًا ـــوصل←ـــ نُفُوْرَ نِ اسْتِكْبَارًا (الفاطر ۔ 42)

وقف

نوٹ: سعودی عرب ، مصر ، لبنان وغیرہ کے مطبوعہ قرآن پاک میں ھمزہ اصلی اس طرح لکھا جاتا ہے۔

اَنَا ---- أَنَا ، اِنَّ ---- إِنَّ .

اور ھمزہ وصلی کے اوپر " ٱ " صاد کا نشان ہوتا ہے۔

ٱلصَّلٰوۃُ ، ٱلَّذِيْنَ

حرکات و سکنات

ـَـ ، ـِـ ، ـُـ ، ـٍـ ، ـٌـ ، ـٖـ ، ـٗـ ان جملہ سات حرکات پر عموما وقف سکون سے ہوتا ہے

بحالت وقف

زبر	ـَـ	=	اَلصِّرَاطَ	----	طَ	طْ	اَلصِّرَاطْ
زیر	ـِـ	=	يَوْمِ	----	مِ	مْ	يَوْمْ
پیش	ـُـ	=	نَسْتَعِيْنُ	----	نُ	نْ	نَسْتَعِيْنْ
دو زیر	ـٍـ	=	جَنّٰتٍ	----	تٍ	تْ	جَنّٰتْ
دو پیش	ـٌـ	=	اَزْوَاجٌ	----	جٌ	جْ	اَزْوَاجْ
کھڑی زیر	ـٖـ	=	بِاِذْنِهٖ	----	هٖ	هْ	بِاِذْنِهْ
الٹا پیش	ـٗـ	=	عِنْدَهٗ	----	هٗ	هْ	عِنْدَهْ

نوٹ: اگر کوئی بھی حرکت تاء تانیث " ۃ " پر ہو تو وقف کی صورت میں " ۃ " کو " ہ " ساکن میں بدل دیں گے۔

مثال: اَلصَّلٰوةَ ---------- اَلصَّلٰوہْ

وَبِالْاٰخِرَةِ ---------- وَبِالْاٰخِرَہْ

لَعْنَةٌ ---------- لَعْنَہْ

ثَلٰثَةً ---------- ثَلٰثَہْ

حرکات و سکنات کی مستثنیات

(1) ۔ زبر : ـــَـــ

اِلَی اللّٰہِ	وقف اِلٰی	کھڑی زبر کے ساتھ ہوگا۔
رَاَ الشَّمْسَ	وقف رَاٰ	کھڑی زبر کے ساتھ ہوگا۔
تَقْوَی الْقُلُوْبِ	وقف تَقْوٰی	کھڑی زبر کے ساتھ ہوگا۔
مُوْسَی الْکِتٰبَ	وقف مُوْسٰی	کھڑی زبر کے ساتھ ہوگا۔
عَلَی الْاَرْضِ	وقف عَلٰی	کھڑی زبر کے ساتھ ہوگا۔
تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ	وقف تَرَآءٰ	کھڑی زبر کے ساتھ ہوگا۔

(2) ۔ زیر : ـــِـــ

نُحْیِ الْمَوْتٰی	وقف نُحْیٖ	کھڑی زیر کے ساتھ ہوگا۔
اُحْیِ الْمَوْتٰی	وقف اُحْیٖ	کھڑی زیر کے ساتھ ہوگا۔
یُحْیِ الْمَوْتٰی	وقف یُحْیٖ	کھڑی زیر کے ساتھ ہوگا۔

مندجہ بالا مثالوں میں کھڑی زبر یا کھڑی زیر اگلے کلمے کے ھمزہ وصلی کی وجہ سے حذف (علت) ہوگیا تھا اس لئے وقف کی حالت میں کھڑی زبر اور کھڑی زیر کے ساتھ ہی پڑہیں گے۔

(3) ۔ الٹا پیش : ـــٗـــ

تَلْوٗا ، لِیَسُوْٓءٗ ، فَاْوٗا

ا ن کلمات کو وقف اور وصل دونوں حالتوں میں الٹے پیش کے ساتھ ہی پڑھا جا ئیگا۔

(4) ۔ کھڑی زیر : ـــٖـــ

يُحْيٖ ، نُحْيٖ ، اُحْيٖ ، نَسْتَحْيٖ ، وَلِيّٖ

ان سب کلمات پر وقف کی صورت میں کھڑی زیر باقی رہے گی اور وصل کرنے کی صورت میں اگر دوسرے کلمے کے شروع میں ہمزہ وصلی نہیں ہے توبھی کھڑی زیر باقی رہے گی ورنہ مدہ علت ہوجائیگا۔

(5) ۔ کھڑی زبر : ـــٰـــ

مُوْسٰی ، عِيْسٰی ، يَحْيٰی ، رَاٰ ، نَجْوٰی ، تَقْوٰی

مندرجا بالا کلمات میں بحالت وقف کھڑی زبر پڑھی جائیگی اور وصل کی صورت میں اگر اگلے کلمے کے شروع میں ہمزہ وصلی نہیں ہے تو بھی کھڑی زبر باقی رہے گی ورنہ مدہ علت ہوجائیگا۔

(6) ۔ دو زبر : ـــًـــ

نِسَآءً	وقف کی صورت میں	نِسَآءَا
مُسَمًّی	وقف کی صورت میں	مُسَمّٰی
رَدًا	وقف کی صورت میں	رِدَا
مُتَّكًا	وقف کی صورت میں	مُتَّكَا
فَتًی	وقف کی صورت میں	فَتٰی
سُلْطٰنًا	وقف کی صورت میں	سُلْطٰنَا
خَطًا	وقف کی صورت میں	خَطَا
خِطًا	وقف کی صورت میں	خِطَا

استثنیٰ: ثَلٰثَةٌ وقف کی صورت میں ثَلٰثَهْ

(7) ۔ ساکن : ـــْـــ

قُلْ ، اَلَمْ ، نَشْرَحْ ، يَلِدْ ، يُوْلَدْ

وقف کی حالت میں ساکن حرف ساکن ہی رہے گا۔

(8) . مشدد : ــّــ

وَتَبَّ	وقف کی صورت میں	وَتَبّْ
نَبِيِّ	وقف کی صورت میں	نَبِيّْ
جَآنَّ	وقف کی صورت میں	جَآنّْ
ثُمَّ	وقف کی صورت میں	ثُمّْ
اِنَّ	وقف کی صورت میں	اِنّْ

نوٹ: ساکن مشدد حرف کو ادا کرتے وقت اس حرف کے مخرج پر زور دے کر وقف کریں گے۔ " م " اور " ن " ساکن مشدد پر وقف صرف دو حرکات کے برابر غنہ سے کریں گے تو وقف کی حالت میں غنہ کا اظہار ہوگا۔

سبق نمبر : 10

صفات حروف

ہر حرف کی اپنی صفات ہوتی ہیں جس سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ جس طرح کچھ حروف موٹے ادا ہوتے ہیں ، کچھ کی ادائی میں سیٹی کی طرح آواز آتی ہے تو کچھ حروف سختی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ مخارج حروف کے بعد صفات حروف بھی اہم سبق ہے کیونکہ ان صفات کی وجہ سے ہی حروف کے ایک دوسرے سے مختلف ہونے کا پتہ چلتا ہے ،خصوصا باہم مشابہ حروف جیسے ز ، ذ ، ظ ، ض ---- س ، ث ص ---- ت ، ط ---- ء ، ع اور ھ ، ح وغیرہ۔
بعض حروف کی 5 صفات بعض کی 6 تو بعض کی 7 صفات ہوتی ہیں۔

صفات لازم کی دو اقسام ہیں :

الف . صفات لازمی اضدادی ب . صفات لازمی غیر اضدادی

الف . صفات لازمی اضدادی: ان صفات کو اضدادی اس لئے کہتے ہیں کیونکہ ہر صفت کی ضد ایک اور صفت ہوتی ہے۔

(1) مہموسہ : یہ ضعیف ادا ہونے والے 10 حروف (ف ، ح ، ث ، ہ ، ش ، خ ، ص س ، ک ، ت ،) ہیں، ان کی ادائی کے وقت سانس جاری رہتی ہے۔

مجموعہ حروف: (فحثہ شخص سکت)

مہموسہ کی ضد مجہورہ ہے۔

مجہورہ : مہموسہ کے 10 حروف کے علاوہ باقی 19 حروف (ا ، ب ، ج ، د ، ذ ، ر ، ز ، ض ، ط ، ظ ، ع ، غ ، ق ، ل ، م ، ن ، و ، ء ، ی) مجہورہ ہیں۔ یہ قوی ادا ہونے والے حروف ہیں ان کی ادائی کے وقت سانس جاری نہیں رہتی بند ہوجاتی ہے۔

(2) شدیدہ : یہ سخت (زور دے کر) ادا ہونے والے 8 حروف (ء ، ب ، ت ، ج ، د ، ک ، ق ، ط) ہیں ۔
مجموعہ حروف : (اجد قط بکت)

شدیدہ کی ضد رخوہ ہے

* متوسطہ : شدیدہ اور رخوہ کے درمیان ایک اور صفت " متوسطہ " ہے اس کے 5 حروف (ل ، ن ، ع ، م ، ر) ہیں۔

مجموعہ حروف : (لن عمر)

رخوہ : یہ نرم ادا ہونے والے 16 حروف (ا ، ث ، ح ، خ ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ظ ، غ ، ف ، و ، ہ ، ی) ہیں ۔

(3) ۔ مستعلیہ : یہ بلند اور موٹے پڑھے جانے والے 7 حروف (خ ، ص ، ض ، غ ، ط ، ق ، ظ) ہیں، ان کی ادائی کے وقت آواز موٹی اور بلند رہتی ہے۔

مجموعہ حروف : (خص ضغط قظ)

مستعلیہ کی ضد مستفلہ ہے۔

مستفلہ : مستعلیہ کے 7 حروف نکال کر باقی 22 حروف (ا ، ب ، ت ، ث ، ج ، ح ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ، ش ، ع ، ف ، ک ، ل ، م ، ن ، و ، ہ ، ء ، ی) مستفلہ ہیں ، ان حروف کی ادائی کے وقت آواز پست رہتی ہے۔

(4) ۔ مطبقہ : یہ 4 حروف (ص ، ض ، ط ، ظ) مستعلیہ سے بھی زیادہ موٹے پڑھے جاتے ہیں، ان کی ادائی کے وقت منہ بند ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مستعلیہ سے زیادہ موٹے ادا ہونے والے حروف ہیں لہذا ان کی ادائی میں مستعلیہ صفت بھی ادا ہو جاتی ہے۔

مطبقہ کی ضد منفتحہ ہے۔

منفتحہ: مطبقہ کے علاوہ باقی 25 حروف (ا ، ب ، ت ، ث ، ج ، ح ، خ ، د ، ذ ، ر ، ز ، س ، ش ، ع ، غ ، ف ، ک ، ق ، ل ، م ، ن ، و ، ہ ، ء ، ی) منفتحہ ہیں، ان کی ادائی کے وقت منہ کھلا ہونا چاہیے۔
نوٹ: خ ، غ ، ق مستعلیہ کے ساتھ منفتحہ بھی ہیں لہذا ان کی ادائی کے وقت منہ کھلا رکھنا چاہیے۔

(5) . مذلقہ : یہ 6 حروف (ف ، ر ، م ، ن ، ل ، ب) مخرج سے تیزی سے پھسل کر نکلتے ہیں۔

مذلقہ کی ضد مصمتہ ہے۔

مصمتہ : مذلقہ کے علاوہ باقی 23 حروف (ا ، ت ، ث ، ج ، ح ، خ ، د ، ذ ، ز ، س و ، ص ، ض ، ط ، ظ ، ع ، غ ، ک ، ق ، و ، ہ ، ء ، ی) مصمتہ ہیں یہ خاموش یا رکنے والے حروف ہیں ان کی ادائی کے وقت آواز اٹک کر نکلتی ہے۔

صفات لازمی غیر اضدادی

(1) . صفیرہ : یہ 3 حروف (ز ، س ، ص) ہیں ان کی ادائی میں سیٹی کی سی آواز نکلتی ہے اور ہر حرف کے سیٹی کی آواز جداگانہ ہوتی ہے۔ حرف مشدد میں سیٹی کی آواز زیادہ جبکہ ساکن میں مشدد سے کم ہوتی ہے۔ متحرک حرف میں یہ اور کم محسوس ہوتی ہے۔

مثال: ز = زَوْجَیْنِ - اَزْوَاج - عَزًّا

ص= صَلٰوۃَ - اَصْحٰب - اَلصِّرَاطَ

(2) . مقلقلہ : قلقلہ کے 5 حروف (ب ، ج ، د ، ط ، ق) ہیں اور اگر ان میں سے کوئی حرف ساکن ہو تو وصل اور وقف دونوں حالتوں میں ان پر قلقلہ ہوگا۔ قلقلہ حرف کے مخرج پر پہنچ کر ایک دم واپس (پلٹنے) ہونے سے ہوتا ہے اور حرف ہل جاتا ہے۔ حروف قلقلہ میں کوئی قلقلہ کا حرف اگر درمیان کلمے میں ہو تو قلقلہ کم ہوگا بنسبت اس حرف کے جو کلمے کے آخر میں ہو۔ مشدد حرف پر اگر وقف کرنا ہو تو قلقلہ کی کیفیت بھی مشدد ہوگی اور قلقلہ زیادہ ہوگا۔

مجموعہ حروف: قطب جد

مثال: ق = اَقْطَارِ - بِالْحَقّْ (بحالت وقف)

ط = اَطْعَمَہٗ - مُحِیْطْ (بحالت وقف)

ب = اِبْنُ - کَسَبْ - وَتَبّْ (بحالت وقف)

ج = یَجْعَلُ - زَوْجْ - اَلْحَجّْ (بحالت وقف)

د = اَحَدٌ - یَدْخُلُ - وَدّْ (بحالت وقف)

(3) . مدہ : لمبی حرکت سے ادا ہونے والے حروف۔

* واو مدہ : (واو ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر پیش)
* ی مدہ : (ی ساکن سے پہلے کسی حرف کے نیچے زیر)
* الف مدہ : (الف ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر زبر)

مجموعہ حروف : نُوْ حِیْثُھَا۔

(4) ۔ لینہ : نرم پڑہے جانے والے یہ 2 حروف (و ، ی) ہیں۔

* واو لینہ : واو ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر زبر ہو۔
* ی لینہ : ی ساکن سے پہلے کسی حرف کے اوپر زبر ہو۔

مثال: خَوْفٌ خَیْرٍ

(5) منحرفہ : یہ پلٹنے والے دو حروف (ل ، ر) ہیں، ان کی ادائی کے وقت زبان کی پیٹھ سامنے آتی ہے اور نوک زبان تارک کی طرف پلٹتی ہے۔ " ل " کی ادائی میں زیادہ جبکہ " ر " کی ادائی میں زبان کم پلٹتی ہے۔

(6) ۔ مکررہ : یہ ایک ہی حرف " ر " ہے ۔ اس کی صفت تکرار یا مکرر ہے۔
" ر " ساکن اور " ر " متحرک کے مقابلے میں " ر " مشدد پر یہ صفت تکرار (بار بار ادا ہونا) زیادہ ہوتی ہے۔
نوٹ: اس کے ادا کرنے کا طریقہ استاد سے سیکھو۔

مثال: " ر " متحرک : رَبِّیْ - " ر " ساکن : وَرْحَمْنَا
" ر " مشدد ": اَیُّنَ ا لْمَفَرُّ

(7) ۔ متفشیہ : یہ پھیلنے والا ایک حرف " ش " ہے ۔ اس کی ادائی وقت زبان اور سانس منہ میں پھیلتے ہیں۔

(8) ۔ مستطیلہ : اس صفت کا حرف " ض " ہے ، اس کا مخرج بہت دراز (لمبا) ہے اس لئے اس کا نام " مستطیلہ " ہے۔

(9) ۔ متوسطہ : یہ 5 حروف (ل ، ن ، ع ، م ، ر) ہیں او شدیدہ اور رخوہ کے درمیان ادا ہوتے ہیں۔

مجموعہ حروف : لن عمر

(10) ۔ غنہ : اس صفت کے 2 حروف (م ، ن) ہیں۔" غنہ" ناک کی بانس (NOSTRILS) سے نکلنے والی آواز کو کہتے ہیں۔ نون یا میم ساکن اور متحرک میں غنہ کی آواز کم جبکہ مشدد میں غنہ کی آواز زیادہ ہوتی ہے۔

مثال: اِنَّ ثُمَّ

صفات حروف کی جدول

نمبر شمار	حروف	تعداد صفات	صفات حروف						
1	ا	6	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	مده	-
2	ب	6	مجهوره	شدیده	مستفله	منفتحه	مذلقه	مقلقله	-
3	ت	5	مهموسه	شدیده	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
4	ث	5	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
5	ج	6	مجهوره	شدیده	مستفله	منفتحه	مصمته	مقلقله	-
6	ح	5	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
7	خ	5	مهموسه	رخوه	مستعلیه	منفتحه	مصمته	-	-
8	د	6	مجهوره	شدیده	مستفله	منفتحه	مصمته	مقلقله	-
9	ذ	5	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
10	ر	7	مجهوره	متوسطه	مستفله	منفتحه	مذلقه	منحرفه	مکرره
11	ز	6	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	صفیره	-
12	س	6	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	صفیره	-
13	ش	6	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	مستفشیه	-
14	ص	6	مهموسه	رخوه	مستعلیه	مطبقه	مصمته	صفیره	-
15	ض	6	مجهوره	رخوه	مستعلیه	مطبقه	مصمته	مستطیله	-
16	ط	6	مجهوره	شدیده	مستعلیه	مطبقه	مصمته	مقلقله	-
17	ظ	5	مجهوره	رخوه	مستعلیه	مطبقه	مصمته	-	-
18	ع	5	مجهوره	متوسطه	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
19	غ	5	مجهوره	رخوه	مستعلیه	منفتحه	مصمته	-	-
20	ف	5	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مذلقه	-	-
21	ق	6	مجهوره	شدیده	مستعلیه	منفتحه	مصمته	مقلقله	-
22	ك	5	مهموسه	شدیده	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
23	ل	6	مجهوره	متوسطه	مستفله	منفتحه	مذلقه	منحرفه	-
24	م	6	مجهوره	متوسطه	مستفله	منفتحه	مذلقه	غنه	-
25	ن	6	مجهوره	متوسطه	مستفله	منفتحه	مذلقه	غنه	-
26	و	7	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	مده	لینه
27	ه	5	مهموسه	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
28	ء	5	مجهوره	شدیده	مستفله	منفتحه	مصمته	-	-
29	ی	7	مجهوره	رخوه	مستفله	منفتحه	مصمته	مده	لینه

سبق نمبر : 11

اشمام اور روم

کلمات پر وقف ، سکون کے علاوہ اشمام اور روم سے بھی کیا جاتا ہے۔

اشمام : اشمام صرف دو پیش (ٌ) اور ایک پیش پر ہوتا ہے۔ اگر کسی حرف کے اوپر دو پیش ہوں تو اشمام ایک پیش سے ہی ہوگا۔ اشمام کرنے کا طریقہ یہ ہے، جس حرف پر اشمام کرنا ہو وقف کرنے کی وجہ سے اسکو ساکن کریں گے اور اسکے مخرج پر پہنچ کر صرف ہونٹوں کو گول کرکے تھوڑا آگے بڑھائیں گے جس سے اس ساکن حرف کے پیش کا اظہار ہونٹوں سے ہوگا۔

مثال: نَعْبُدُ بحالت وقف نَعْبُدْ " د " کے مخرج پر پہنچ کر وقف کرتے ہی ہونٹوں کو گول کرکے تھوڑا باہر کی طرف نکالیں گے تو یہ اشمام ہوگا۔
اشمام طول ، توسط ، اور قصر تینوں طریقوں سے کیا جاسکتا ہے اور یہ تینوں طریقے صرف مد عارض پر ہوں گے یعنی اشمام والے حرف سے پہلے کسی مدہ کا ہونا ضروری ہے۔ مد لین عارض پر بھی اشمام ہوتا ہے۔

مثال: نَعْبُدْ* - رَسُوْلْ* - نَسْتَعِيْنْ* - لَقَادِرْ - عَلِيْمْ*

" * " والی مثالوں کے آخری حروف پر تینوں طریقوں (طول،توسط ، قصر) سے اشمام کر سکتے ہیں۔
نوٹ: اشمام صرف ایک پیش یا دو پیش (تنوین) والے حروف پر ہوتا ہے۔زیر اور زبر والے حروف پر اشمام نہیں ہوتا۔

روم : یہ بھی وقف کا ہی ایک طریقہ ہے۔ روم پست آواز سے ایک تہائی (3/1) حرکت کے ساتھ کسی کلمے پر وقف کرنے کو کہتے ہیں۔ روم صرف پیش اور زیر والے حروف پر ہی ہوتا ہے ، اگر کسی حرف پر دو زیر یا دو پیش ہوں تو روم صرف ایک زیر اور ایک پیش سے ظاہر کریں گے۔ مد عارض کی صورت میں روم صرف قصر پر ہوتا ہے طول اور توسط پر نہیں۔

مثال: رَبِّكِ بحالت وقف رَبِّكْ ، اَلظَّاهِرُ بحالت وقف اَلظَّاهِرْ

نوٹ: ھائے ضمیر اور گول تائے تانیث (" ـه "، " ـة ") پر اشمام اور روم نہیں ہوتا۔

وَاذْكُرِ کے " رِ " کے نیچے زیر پر اور رَاَوُا الْعَذَابَ کے " وُ " کے اوپر پیش پر اور وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰةُ کے " مُ " کے اوپر پیش پر اشمام یا روم نہیں ہوگا۔

لحن جلی اور لحن خفی

لحن جلی تلاوت کی بڑی غلطی کو جبکہ لحن خفی تلاوت کی چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں۔

لحن جلی: قرآن کریم کی تلاوت میں ایسی غلطیاں جن سے معنی بدل جائیں یا کلمہ بے معنی ہو جائے تو لحن جلی کہلاتی ہے۔

لحن جلی کی چند مثالیں:

(1). حرف کو بدل دینا: اگر " ح " کی جگہ کوئی " ھ " پڑھے جیسے اَلْحَمْدُ کو کوئی اَلْھَمْدُ پڑھے یا اَنْعَمْتَ کو کوئی اَنْئَمْتَ پڑھے۔

(2). حرکت کو بدلنا: زبر ، زیر یا پیش کی حرکت کو بدل دینا۔

مثال: " کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ " (میں ہوں گنہگاروں سے) کو اگر کوئی

" کُنْتَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ " (تو ہے گنہگاروں سے) پڑھے۔

" اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ " (جن پر تونے انعام کیا) کو اگر کوئی

" اَنْعَمْتُ عَلَیْھِمْ " (جن پر میں نے انعام کیا) پڑھے تو کفر میں پڑنے کا خدشہ ہوتا ہے، اس لئے حرکت کو صحیح پڑھنا ضروری ہے۔

(3). حرکت کا بڑھانا یا کم کرنا: " اِنَّـا " (بے شک ہم) کو بدل کر اگر کوئی " اِنَّ " (بے شک) پڑھے۔

(4). " اِیَّاکَ " کو " اِیَاکَ " (بغیر تشدید) پڑھنا بھی بڑی غلطیوں میں شمار ہوتا ہے۔

(5). وقف کی غلطی: ایسے کلمات پر وقف کرنا جس سے معنی بگڑ جائے۔

مثال: لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی

"تم نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو " یہاں پر اگر " اَلصَّلٰوۃَ " پر وقف کریں تو معنی (تم نماز کے قریب نہ جاؤ) ہوجائے گی۔

لحن خفی

ایسی غلطی جس سے معنی تو تبدیل نہیں ہوتے مگر تلاوت کے اصول کے خلاف ہوتا ہے، ایسی غلطیاں مندرجہ ذیل ہیں:

* مد اصلی (نُوْ - حِیْ - هَا) کی مقدار کشش کو 2 حرکات سے بڑھانا۔

* مد واجب (سِیْٓءَ - سُوْٓءُ) کی مقدار کشش 4 یا 5 حرکت سے بڑھانا یا کم کرنا۔

* مد لازم (اٰتُحَآجُّوْٓنِّیْ) کی مقدار کشش 6 حرکات سے بڑھانا یا کم کرنا ۔

* کسی بھی غنہ کی مقدار کشش کو 2 حرکات سے کم یا زیادہ کرنا۔

مثال: اِنَّ - ثُمَّ - مِنْكُمْ - مَنْ يَّعْمَلُ

* نون ساکن ، تنوین یا میم ساکن کے اظہار کو غنہ سے پڑھنا، ان ساکن حروف کی ادائی میں تھوڑی بھی دیر ہوگئی تو غنہ ہوجاتا ہے۔

مثال: مِنْ خَوْفٍ - طَيْرًا اَبَابِيْلَ - اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

* نون ساکن ، تنوین یا میم ساکن کے اخفا کو اظہار سے بدل کر پڑھنا۔ ان ساکن الفاظ کی ادائی میں جلدی کرنے سے " اخفا " ، اظہار میں بدل جاتا ہے۔

مثال: مِنْكُمْ - شَيْءٍ قَدِيْرٌ - تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

* کسے بھی قسم کے ادغام کا اظہار کرنا ۔

مثال: مَنْ يَّعْمَلُ کے بجائے مَنْ يَعْمَلُ (" ی " غیر مشدد) پڑھنا۔

اٰمَنَهُمْ مِّنْ کے بجائے اٰمَنَهُمْ مِنْ (" مِ " بغیر تشدید) پڑھنا۔

* قلب یا اقلاب کے بجائے اظہار کرنا جیسے " ذَنْۢبٌ " کو " ذَنْبٌ " پڑھنا۔

* <u>صفات عارضی بدلنا:</u> لام اسم جلالہ (اللہ) کے لام کو موٹے کے بجائے باریک پڑھنا، حرف" را " میں (" رَ " " رُ ") موٹے پڑھے جاتے ہیں ان کو باریک پڑھنا۔

* ھائے ضمیر (ـہ) کو 2 حرکات کے بجائے ایک یا تین حرکت سے پڑھنا۔

مثال: لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ میں " لَهٗ " کو " لَهُ " ایک حرکت سے پڑھنا۔

كُتُبِهٖ کو كُتُبِهِ (ایک حرکت) سے پڑھنا۔

وقف کی اقسام

وقف کی 4 چار اقسام ہیں:

1.1 اختیاری 1.2 اضطراری 1.3 انتظاری 1.4 اختیاری

1. وقف اختیاری: کسی کو وقف کے طریقے سکھانے کے لیے ایسی جگہ وقف کرنا جہاں وقف نہ ہو۔

مثال:

نِسَآءً بحالت وقف نِسَآءَا

فَتًى بحالت وقف فَتَا

2. وقف اضطراری: ایسا وقف جہاں قاری کا وقف کرنے کا ارادہ نہ ہے بلکہ سانس ٹوٹ جائے ، چھینک آجائے اور وقف کرنا پڑے۔ ایسے وقف میں جس کلمے پر وقف ہو اس کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔

مثال: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں اگر اِهْدِنَا پر وقف کرنا پڑ جائے تو اَلصِّرَاطَ سے ابتدا نہیں کریں گے بلکہ اِهْدِنَا سے دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

3. وقف انتظاری: یہ وقف ایک سے زیادہ طریقوں سے تلاوت کرنے والے قاریوں کے لئے ہے۔

مثال: اگر کوئی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر وقف کرکے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پڑھے۔

یا اگر کوئی لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ پر وقف کرکے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيْ دِيْنِ پڑھے۔

نوٹ: اس طرح دونوں طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔

معنوی اعتبار سے وقف کی چار (4) اقسام ہیں۔

1. وقف تام: 2. وقف کافی: 3. وقف حسن 4. وقف قبیح

1. وقف تام: یہ وقف ایسی آیت پر ہوتا ہے جس کا اگلی آیت سے معنوی تعلق نہیں رہتا۔

سورۃ بقرۃ ـ آیت (7) عَذَابٌ عَظِيْمٌ پر وقف تام ہے کیونکہ اس آیت پر کافروں کا ذکر ختم ہوتا ہے اور اگلی آیت سے منافقوں کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔

2. وقف کافی: یہ وقف ایسی آیت پر ہوتا ہے جس کا اگلی آیت سے معنوی تعلق باقی ہو۔

جیسے سورۃ بقرۃ ـ آیت (6) اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اس آیت کا اگلی آیت ـ (7) ۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ سے معنوی تعلق باقی ہے۔

3. وقف حسن: ایسا وقف جہاں وقف کرنے سے کلام تو پورا ہوتا ہے مگر اگلے جملے سے معنوی تعلق باقی رہتا ہے۔ اگر کوئی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف کرتا ہے تو یہ وقف حسن

ہے اور اگر رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر وقف کرے تو یہ وقف احسن ہے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر وقف کریں گے تو وقف کے بعد اعادہ کرنا ہوگا یعنی دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع کریں گے اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر وقف کریں گے جو زیادہ بہتر ہے۔

4۔ وقف قبیح: ایسا وقف جہاں وقف کرنے سے معنی سمجھ میں نہ آئے یا غلط ہوجائے یا جملہ ادھورا رہ جائے وہ وقف قبیح (برا) ہے۔

نوٹ: وقف اقبح پر وقف اختیاری اور وقف اضطراری کے علاوہ کوئی وقف جائز نہیں۔

مثال:

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ پر وقف اقبح یا وقف کفران ہے یہ قبیح سے بھی زیادہ برا ہے۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ پر وقف قبیح ہے یہاں وقف کرنے سے بات واضح نہیں ہوتی اس لئے

وقف اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پر کرنا صحیح ہے۔

وقف کفران کی مثال: سورۃ التوبۃ – آیۃ (30)۔ قَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ
یہاں اَلْیَهُوْدُ پر وقف کرکے عُزَیْرٌ سے ابتدا کرنا وقف کفران ہے۔

سورۃ التوبۃ – آیۃ (30)۔ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ۔

یہاں اَلنَّصٰرٰی پر وقف اور اَلْمَسِیْحُ سے ابتدا وقف کفران ہے۔

نوٹ: ایسی غلطیوں سے بچنے کے لئے ایک ترکیب ان لوگوں کے لئے جو معنی نہیں جانتے: ان کو چاہیے کہ وہ آیت کے درمیان وقف نہ کریں بلکہ کسی جائز علامت پر وقف کریں۔ مثلاً: ط، ج، قلے، صلے وغیرہ۔ اگر بیچ آیت میں سانس ٹوٹ جائے تو اگلے لفظ سے ابتدا نہ کریں بلکہ پیچھے سے شروع کریں۔

ہمزہ وصلی کو حرکت لگانے کے قاعدے

اگر کہیں وقف کرنے کے بعد آپ کو ہمزہ وصلی سے ابتدا کرنی پڑے اور ہمزہ وصلی کو حرکت لگانا ہو تو اس کلمے میں ہمزہ وصلی کو شامل کرکے تیسرے حرف کی حرکت کو دیکھنا ہوتا ہے اور اس تیسرے حرف کی حرکت کے مطابق ہمزہ وصلی کو حرکت لگائی جاتی ہے۔

- اگر تیسرے حرف کو زبر یا زیر ہو تو ہمزہ وصلی کو زیر لگائیں گے۔
  اِفْتَحْ تیسرے حرف "تَ" کے اوپر زبر ہے تو ہمزہ وصلی کو زیر لگا کر اس طرح پڑھیں گے اِفْتَحْ ۔

- اِضْرِبْ یہاں تیسرے حرف کو زیر ہے یہاں پر بھی ہمزہ وصلی کو زیر لگا کر اِضْرِبْ پڑھیں گے۔

اگر کلمے کے تیسرے حرف کے اوپر پیش ہو تو ہمزہ وصلی کو پیش لگے گا۔

- انْصُرْ یہاں تیسرے حرف" صُ " کے اوپر پیش ہے اس لئے ہمزہ وصلی کو پیش لگا کر اُنْصُرْ پڑھیں گے ۔

نوٹ: کلمے کی ابتدا میں اگر ہمزہ وصلی الف لام تعریفی (اَلْ) کا ہو تو اس ہمزہ وصلی کو ہمیشہ زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

الْحَمْدُ ----- اَلْحَمْدُ اس کو اِلْحَمْدُ نہیں پڑھیں گے۔

الرَّحِیْمِ ----- اَلرَّحِیْمِ - الْاَرْضِ ----- اَلْاَرْضِ

نوٹ: 1. الف کو حرکت لگانے سے الف ہمزہ بن جاتا ہے۔

نوٹ: 2. ہمزہ وصلی کو حرکت لگا کر بیچ کلمے ابتدا کرنے سے معنی واضع نہیں ہوتی اسلئے ایسا نہیں کرنا چاہیے ، یہاں صرف قاعدے کا اصول بتانے کے لئے مثالیں دی گئی ہیں۔

ہمزتین (دو ہمزہ) کو پڑھنے کا قاعدہ۔

اگر ہم کلمے کی ابتدا دو ہمزہ والے کلمے سے کریں تو ہمزہ وصلی کو زیر لگا کر دوسرے ہمزہ کو ، ہمزہ (ء) یا (ی) ساکن سے بدل کر پڑھیں گے۔

مثال: 1.

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ سورۃ یوسف ۔ آیت (54)

یہاں اگر ائْتُوْنِیْ سے ابتدا کریں تو اس کو اِیْتُوْنِیْ پڑھیں گے۔

مثال: 2. یٰصٰلِحُ ائْتِنَا سورۃ الاعراف ۔ آیت (77)

اس ہمزہ وصلی " ائْتِنَا " سے ابتدا کرنی ہو تو اس کو "اِیْتِنَا " پڑھیں گے۔

مثال:3. فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ سورۃ البقرۃ ۔ آیت (283)

اگر ابتدا " اؤْتُمِنَ " سے کریں تو ہمزہ وصلی کے اوپر پیش لگائیں گے اور واو رسم الخط کو سکون دے کر اس کے اوپر والے ہمزہ کو حذف کرکے " اُوْتُمِنَ " پڑھیں گے۔

نوٹ: یہ قاعدہ سورۃ الاحقاف ۔ آیت (40) کو وصل سے کس طرح پڑھا جائے کو سمجھانے کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت کے علاوہ باقی جو مثالیں بیان کی گئی ہیں وہاں وصل سے ہی پڑھنا چاہیے ورنہ معنی مکمل نہیں ہوں گی۔

فِی السَّمٰوٰتِ o اِیْتُوْنِیْ ----وصل← فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ (الاحقاف-40)

قرآن کریم کو پڑھنے کے تین (3) طریقے

قرآن کریم مندرجہ ذیل تین طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے۔

1. ترتیل   2. حدر   3. تدویر

1. ترتیل: اس قسم کی تلاوت میں آہستہ اور واضع طور پر پڑھتے ہوئے مد عارض پر 6 حرکات (تین الف کے برابر) سے وقف کرتے ہیں۔
2. حدر: اس قسم کی تلاوت میں تجوید کے اصولوں کا خیال رکھتے ہوئے تیز تیز پڑھنے کو حدر کہتے ہیں۔ آیت پر وقف کی صورت میں مد عارض پر 2 دو حرکات سے وقف کریں گے۔
3. تدویر : ترتیل اور حدر کی درمیانی رفتار تلاوت کو تدویر کہتے ہیں۔ مد عارض کی صورت میں 4 یا 5 حرکات سے وقف کریں گے۔

تحقیق همزہ ، تسہیل همزہ ، ابدال همزہ

1. تحقیق همزہ: همزہ کو اس کی تمام صفات کے ساتھہ پڑھنے کو تحقیق همزہ کہتے ہیں۔

2. تسہیل همزہ: همزہ کو " الف " اور "همزہ " کے درمیان پڑھنے کو تسہیل همزہ کہتے ہیں۔

3. ابدال همزہ : اس میں همزہ کو الف مدہ میں بدل کر پڑھا جاتا ہے۔ ابدال مد لازم میں ہوتا ہے۔
مثال: آ اللہ   سورۃ یونس – آیت (59)

در اصل یہ دو لفظ ہیں ءَ + اَللہ (یعنی کیا + اللہ) اس میں دوسرے همزہ وصلی کو مدہ میں بدل دیا گیا ہے۔

ءٰٓ لذَّكَرَيْنِ   سورۃ الانعام – آیت (144 + 145)

یہ در اصل دو لفظ ہیں ءَ + اَلذَّكَرَيْنِ (یعنی کیا + دو نر)۔ پہلے همزہ کو همزہ استفہام کہتے ہیں ، اس میں پہلے همزہ کی تحقیق جبکہ دوسرے همزہ میں تسہیل + ابدال ہو رہا ہے ۔

ءَ اَعْجَمِیٌّ   سورۃ حٰم السجدہ – آیت (44)

اس میں پہلے همزہ کو تحقیق جبکہ دوسرے همزہ کو تسہیل سے پڑھیں گے۔

متفرقات

(1) . قرآن کریم میں لفظ اَنَا جہاں بھی ہو بحالت وصل اَنَا کے الف مدہ کا الف نہیں پڑھا جاتا، نون کو صرف ایک حرکت (زبر) کے ساتھہ " اَنَ " پڑھا جاتا ہے اور اس لفظ پر وقف کریں تو " اَنَا " کو مدہ اصلی یعنی دو حرکات سے پڑھیں گے.

مثال:

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . سورۃ الانعام – (80)

اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. سورۃ الانعام – (163)

لفظ اَنَاسِيَّ سورۃ الفرقان (49) اور لفظ اَنَابُوْا سورۃ الزمر – (17).

میں اَنَا الگ لفظ نہیں ہے اس لئے ان دو لفظوں پر وقف نہیں کر سکتے اس لئے اوپر والا قاعدہ نہیں لگے گا.

(2) . قَوَارِيْرَا o قَوَارِيْرَا سورۃ الدھر – (15 + 16).

پہلے کلمے پر وقف کریں تو الف مدہ سے پڑھیں گے (قَوَارِيْرَا) اور دوسرے کلمےمیں(را) کے الف کو دونوں حالتوں (وصل اور وقف) میں حذف کریں گے۔ دونوں کلمات کے وصل کا طریقہ یہ ہے:

قَوَارِيْرَ o قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ اور دوسرے کلمے کے لفظ قَوَارِيْرَ پر اگر

وقف کریں گے تو " رْ " کو ساکن کرکے پڑھیں گے.

(3) . سَلٰسِلَا سورۃ الدھر – (4). اس کلمے پر وقف کے دو قاعدے ہیں.

سَلٰسِلَا (الف مدہ کے ساتھہ) سَلٰسِلْ (دوسرے لام کو ساکن کریں گے)

اور وصل میں سَلٰسِلَ (دوسرے لام کو زبر سے پڑھیں گے).

(4) . لٰكِنَّا (سورۃ کہف – 38) ، (5) . اَلظُّنُوْنَا (سورۃ الاحزاب 10)

(6) . اَلرَّسُوْلَا (سورۃ الاحزاب – 66) ، (7). اَلسَّبِيْلَا (سورۃ الاحزاب 67)

مندرجہ بالا کلمات میں بحالت وقف الف مدہ کے ساتھہ پڑھیں گے مگر وصل کے صورت میں آخری حرف کو زبر کی ایک حرکت کے ساتھہ پڑھیں گےجیسے

لٰكِنَّ اَلظُّنُوْنَ اَلرَّسُوْلَ اَلسَّبِيْلَ

مندرجہ ذیل کلمات میں الف رسم الخط کا ہے اور اس الف پر صفر (۟) کا نشان ہوتا ہے جو حذف کی علامت ہے یعنی ایسے الف کو نہیں پڑھا جاتا۔

(8). ثَمُوْدَا۟ یہ کلمہ وصل میں" ثَمُوْدَ " اور وقف میں " ثَمُوْدْ " پڑھا جائیگا۔

(9). اَفَا۟ئِنْ اس کلمے کو (اَفَئِنْ) پڑھیں گے۔

(10). يَعْفُوَا۟ (البقرۃ – 273) ، (11). لِتَتْلُوَا۟ (الرعد – 30)

(12). لَنْ نَدْعُوَا۟ (سورۃ الکہف – 14) ، (13). لِيَبْلُوَا۟ (محمد -4)

مثال نمبر (10) سے (13) تک واو کو وقف کی صورت میں ساکن کریں گے۔

مندرجہ ذیل کلمات میں لام " ل " کے بعد رسم الخط کے الف کو نہیں پڑھیں گے۔

(14). لَا۟اِلَى اللهِ (آل عمران – 158) ، (15). وَلَا۟اَوْضَعُوْا (التوبۃ – 47)

(16). لَا۟اَذْبَحَنَّهٗ (النمل-21) ، (17). لَا۟اِلَى الْجَحِيْمِ (الصّٰٓفّٰت - 28)

(18). لَا۟اَنْتُمْ (الحشر – 13)

سکتہ : امام حفصؒ کی روایت میں قرآن کریم میں 4 مقامات پر سکتہ ہے۔ سکتہ وقف کے برخلاف عمل ہے،وقف میں سانس اور آواز دونوں کو توڑ دیا جاتا ہے جبکہ سکتہ میں آواز توڑتے ہیں اور اسی سانس سے تلاوت یا قرات جاری رکھتے ہیں سکتہ کی مقدار زمن (مدت) علماء نے دو حرکات بتائی ہے۔

عِوَجَا ۜ سکتہ قَيِّمًا	سورۃ الکہف – 1
مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتہ هٰذَا	سورۃ یٰسٓ - 52
وَقِيْلَ مَنْ ۜ سکتہ رَاقٍ	سورۃ القیمۃ – 27
كَلَّا بَلْ ۜ سکتہ رَانَ	سورۃ المطففین – 14

نیچے دئے گئے کلمات میں حرف " ص " کے اوپر " س " لکھا جاتا ہے اس کو پڑھنے کا اصول حفصؒ کی روایت کے مطابق نیچے درج ہے۔

يَبْصُۜطُ (البقرۃ – 245) بَصْۜطَةً (الاعراف - 69)

ان دونوں کلمات کو امام حفص ؒ کی روایت میں"ص" کے بجائے " س " پڑھا جاتا ہے۔

اَلْمُصَّيْطِرُوْنَ (الطور – 37) اس کلمے میں "ص" یا "س" دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور بِمُصَّیْطِرٍ (الغاشیۃ – 22) اس کلمے کو صرف "ص" سے پڑھیں گے۔

تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ (الشعراء – 61) اگر تَرَآءَ پر وقف کریں تو "ء" کے بعد الف بڑھا کر "تَرَآءَا" سے وقف کریں گے کیوں کے یہاں الف غیر مکتوب ہے۔

<u>مندرجہ ذیل کلمات میں غور سے نہ پڑھا جائے تو غلطی کا امکان ہو تا ہے۔</u>

رَبِّكِ (النحل – 9 + مریم – 19) اس کلمے میں "كِ" کے نیچے زیر ہے۔

اَرِنَا الَّذَيْنِ (حم سجدہ – 29) اس کلمے میں "ذَ" کو زبر ہے۔

ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ (التکویر – 21) ، ثَمَّ رَاَيْتَ (الدھر – 20)

ثَمَّ اَمِيْنٍ (التکویر – 21)

<u>اوپر والی تینوں مثالوں میں "ث" پر زبر ہے۔</u>

وَهُوَ كَلٌّ (سورۃ النحل – 76) اس کلمے میں کاف "كَ" پر زبر ہے۔

الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ (آل عمران – 1) وقف کی صورت میں "لام" اور "م" پر مد لازم کی چھ چھ حرکات کریں گے۔ ان دونوں آیات کے وصل کے طریقے یہ ہیں۔

(1)۔ (الف لَا مْ مِّيْمَ اللّٰه) لام اور میم کو چھ چھ حرکات کے ساتھ میم کے زبر سے لفظ اللّٰه کو ملائیں گے۔

(2)۔ (الف لَا مْ مِّيْمَ اللّٰه) لام اور میم میں لام کو چھ حرکات اور میم کے "ی" مدہ کو دو حرکت سے پڑھتے ہوئے اگلے میم کو زبر سے لفظ اللّٰه سے ملائیں گے۔

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ (الحجرات – 11)۔ لام تعریفی کو صرف اس کلمے میں حرکت ہے ورنہ لام تعریفی ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

(بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ) یہ وصل کا طریقہ ہے وقف کے دو طریقے ہیں:

اَلِاسْمُ الْفُسُوْق (اَلِسْمُ الْفُسُوْق).

لِاسْمُ الْفُسُوْق (لِسْمُ الْفُسُوْق). پڑھنے کا وصل والا طریقہ افضل ہے۔

ذیل کے کلمات میں وصل کی صورت میں حرف "م" کو پیش کی حرکت دے کر اگلے کلمے کے ہمزہ وصلی کو حذف کریں گے۔

1. اَنْفُسَكُمْ ط اَلْيَوْمَ ---وصل---> اَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ (الانعام – 93)

2. لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ج اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ---وصل---> لَا تَعْلَمُوْنَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (الانفال – 60)

3. ذٰلِكُمْ ط اَلنَّار ---وصل---> ذٰلِكُمُ النَّار (الحج-72).

4. بَيْنَكُمْ ط اَللّٰه ---وصل---> بَيْنَكُمُ اللّٰه (الشوریٰ – 15)

قرآن مجید میں وقف کی علامات

ہر ایک زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں تو کہیں نہیں ٹھہرتے ،کہیں کم ٹھہرتے ہیں تو کہیں زیادہ ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے ۔ اسلئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کی ہیں۔ ضروری ہے قران مجید تلاوت کرنے والے ان کو ملحوظ رکھیں۔

O یہ وقف " تام " کی علامت ہے ،اس پر ٹھہرا چاہیے ۔ اب " ۃ " تو نہیں لکھی جاتی بلکہ چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اس کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقف لازم کی ہے۔ اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے ورنہ مطلب کچھ کا کچھ ہونے کا احتمال ہے۔

ط وقف مطلق کی علامت ہے ۔ یہاں پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور کہنے والا ابھی اور کچھ کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقف جائز کی علامت ہے ، یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز — یہ وقف مجوز کی علامت ہے ، یہاں نہ ٹھرنا بھتر ہے۔

ص — یہ علامت وقف مرخص کی ہے۔یہاں ملا کر (وصل) پڑھنا چاھیے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھر جائے تو رخصت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا " ز " کی نسبت زیادہ ترجیع رکھتا ہے۔

صلے — یہ الوصل اولےٰ کی علامت ہے یہاں وصل کرنا بھتر ہے۔

ق — قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے ، یہاں ٹھرنا نہیں چاھیے۔

صل — قد یوصل کا خلاصہ ہے ، یعنی یہاں کبھی ٹھرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں، لیکن ٹھرنا بھتر ہے۔

قف — یہ لفظ " قف " ہے ، جس کی معنی ہے ٹھر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ — یہ سکتہ کی علامت ہے یہاں بغیر سانس توڑے تھوڑا ٹھرنا چاہیے ۔

وقفہ — یہ لمبے سکتہ کی علامت ہے ، یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھرنا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

لا — لا کے معنی نہیں کے ہیں ، یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے تو کہیں عبارت کے اندر ۔ عبارت کے اندر ہو تو ہر گز نہیں ٹھرنا چاہیے اگر آیت کے اوپر ہو تو اس میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک ٹھرنا چاہیے ،بعض کے نزدیک نہیں ٹھرنا چاہیے۔

ك — کذالك کی علامت ہے یعنی جو علامت پہلے ہے وہ ہی سمجھی جائے۔

۵ — یہ علامت غیر کوفین کے نزدیک آیت ہے۔

∴ ∴ — یہ تین نقاط والے وقف قریب قریب آتے ہیں۔ ان کو " معانقہ " کہتے ہیں کبھی اس کو مختصر کرکے " مع " لکھ دیتے ہیں ۔ ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک پر ٹھرنا چاہیے دوسرے پر نہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔